

هفت روزہ

خُلِقُوا لِلدِّينِ

من شيخنا الفقيه حضرت مولانا محمد علي
شیرازي صاحب دارالعلوم لاہور

مستری الشیخ محمد بن علی
قائم مقام

عید نمبر
۳۱ مئی ۱۹۵۷ء

يَا أَيُّهَا الْمُسْلِمُونَ إِنَّ الْإِسْلَامَ دِينُ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ دِينُ الْإِيمَانِ وَالْإِيمَانُ دِينُ الْإِيمَانِ

ہمیشہ فیروز سنز ٹرسٹ کے عکسی سُر آن مجید کی تلاوت کریں

نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

کاغذ سفید رسی دبا دلی پر ۸ روپے ۸ روپے ۱۲ روپے

بسم اللہ

۳۳۷

بسم اللہ

۱۲ سُوْرَةُ بَنِي إِسْرَءِيلَ مَكِّيَّةٌ ۵۰
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ لَا تَعْلَمُ شَیْءًا مِّثْلَ مَا تُفْعِلُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

۱۳ سُوْرَةُ النَّازِعَاتِ مَكِّيَّةٌ ۴۶
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ اَسْمَاءُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

۱۴ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۶۵
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ اَسْمَاءُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

۱۵ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۶۵
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ اَسْمَاءُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

۱۶ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۶۵
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ اَسْمَاءُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

۱۷ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۶۵
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ اَسْمَاءُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

۱۸ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۶۵
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ اَسْمَاءُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

۱۹ سُوْرَةُ الْاَنْعَامِ مَكِّيَّةٌ ۶۵
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سُبْحَنَ الَّذِیْكَ اَسْمَاءُ ۱۰۰
نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات
کاغذ سفید رسی دبا دلی پر ۸ روپے ۸ روپے ۱۲ روپے

نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات
کاغذ سفید رسی دبا دلی پر ۸ روپے ۸ روپے ۱۲ روپے

۱۰ اَمْدُدْكُمْ بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَجَعَلَكُمْ أَكْثَرَ تَفِيرًا ۱۰

۳۳۷

نور قرآن مجید پر قلم سرائے ۲۹ جولائی ۱۳۲۲ء بمقام ۱۳۲۲ء صفحات

لاہور۔ ۶۰ روپے۔ وکٹوری بازار
برکائی۔ ۲۰ روپے۔ پشاور
پشاور۔ ۳۵ روپے۔ لاہور

فیروز سنز ٹرسٹ

خفت روزہ ام الدین لاہور

جلد ۲ ۲ شوال المکرم ۱۳۷۷ھ مطابق ۳ مئی ۱۹۵۷ء شمارہ ۵۸

عید الفطر

رمضان المبارک کا مہینہ اپنا دامن تمام مہجوری اور آخری برکات سے بھر کر ہم پر کھینچ کر لے لے آیا۔ اس کے دن اور راتیں مبارک۔ ان دنوں اور راتوں کا ایک ایک گھنٹہ مبارک۔ ہر گھنٹہ کا ایک ایک منٹ اور ہر منٹ کا ایک ایک لمحہ جنہوں نے اللہ کی خوشی کے لئے دن کو بھوک اور پیاس برداشت اور رات کو قیام کیا۔ مگر ہماری قوم میں اس قسم کی خوش نصیب ہستیوں کی تعداد آٹے میں نمک کے برابر ہے۔ یہ حضرت جنت بھی ہیں۔ جو بھی ہیں اور جہاں بھی ہیں وہ عید کی تقریب پر مبارک باد کے حقدار ہیں۔ ہم ان کی خدمت میں بدیہ تبریک پیش کر کے ان سے درخواست کرتے ہیں کہ اس خوشی کے موقع پر باقی مسلمانوں کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اگر آئندہ سال یہ مبارک مہینہ نصیب فرمائے۔ تو ان کو بھی اس کی برکات سے بہرہ اندوز ہونے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

مسلمانوں کی اکثریت رمضان المبارک کی برکتوں سے محروم رہنے والوں کے ہیں۔ ان کی بد بختی پر رمضان کا مبارک مہینہ ہر تصدیق نگاہ پر چلتا ہوا۔ جن کو اللہ تعالیٰ نے حساس دل اور چشم بصیرت عطا فرمائی ہے۔ وہ ان کی اس حالت پر دل ہی دل میں گڑھے اور غموں کے کنوڑے پھینکتے ہیں۔ مگر بالکل بے بس ہیں۔ اس لئے کہ یہ کریاں اور بدست اندر درجہ نیست خداوندان نعمت و کرم نیست جن کو اللہ تعالیٰ نے یہ احساس دیا ہے ان کے ہاتھ میں حکومت کا ڈنڈا نہیں اور جن کے ہاتھ میں ڈنڈا ہے ان کو یہ احساس نہیں۔ مسلمانوں کی اکثریت نے دل کھول کر

میں ہمارے لئے حقیقی خوشی کا سامان نہ تھا۔ ہم اللہ اور اس کے حبیب کی مخالفت میں بے بند رہے اور اللہ تعالیٰ نے ہم پر طرح طرح عذاب نازل فرمائے۔ پادری باز کا سیلاب۔ قحط کے آثار۔ یہ سب ہم پر مسلط ہیں۔ ہم نے یہ سب کچھ دیکھا اور برداشت کیا۔ مگر اپنا راستہ نہ بدلا۔ خدا خدا کر کے گزشتہ سال آئین کا مسئلہ بڑی مشکل سے طے ہوا۔ اور پاکستان جمہوریہ اسلامیہ بن گیا۔ مگر دلوں میں وہی خدا کی مخالفت کا جذبہ رہا۔ قانونی کمیشن کے صدر کا انتخاب تو ہو گیا۔ مگر اراکین کے انتخاب میں دیر کی جا رہی ہے کہ شاید کوئی راہ فرار مل جائے۔

ان حالات میں ہمیں یہ دسویں عید آتی ہے۔ ہمارے دل سوگوار ہیں۔ پھر ہم عید کی خوشیاں کس طرح منائیں ہماری عید تو اس دن ہوگی جس دن پاکستان صحیح معنوں میں جمہوریہ اسلامیہ بنے گا۔ جس دن ہم انفرادی اور اجتماعی لحاظ سے اللہ تعالیٰ کو راضی کر سکیں گے۔ اس دن ہماری ہر گھڑی عید ہوگی۔ اسے اللہ ہی عید ہیں جلد از جلد نصیب فرما۔ ع این دعا این دعا ہر جہاں آئین باو

بٹالہ انجینئرنگ کمپنی کے ہر طنائی مزدور

لاہور میں چند دنوں سے ایک بہت بڑے کارخانہ بیگو میں مزدوروں کی تحریک ہڑتال جاری ہے، بعض مزدور اس حد تک کورور ہو چکے ہیں کہ انہیں ہسپتال بھجوا دیا گیا ہے۔ بعض کے اہل بھی ان کے ساتھ تحریک ہڑتال میں شریک ہیں۔ انہیں مزدوروں کی تحنت سے بے گنجی کروڑوں روپیہ سالانہ کمائی ہے۔ یہی مزدور اپنے خون پسینہ سے خام لوہے کو سٹوں میں تبدیل کر کے بالکون کی بنیادیں پڑھتے ہیں۔ آج یہی مزدور لب سرگ نالھال و نیم جاں ہو کر پڑے ہیں۔ بالکون کی تانبہ کی طرح جتنی سرگوشی پیشانیوں پر مل نہیں آئی۔ حکومت اس سلسلہ میں محض تماشائی معلوم ہوتی ہے اور عام شہری حیران ہیں کہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ دیکھ کر طبیعت کو تھوڑے سکون ہوا کہ یہ تمام سیاسی پارٹیاں ان کے حق میں ایک ہی پلیٹ فارم سے آواز بلند کر رہی ہیں خدا کرے ان کا یہ اتحاد دیر پا اور مٹنے نہ دے گا (دلی صفحہ اوپر)

عید کے دن خوشیاں منانے میں یہی لوگ پیش پیش نظر آتے ہیں جنہوں نے مہینہ بھر خدا کے احکام اور انصاف کی سنت کا مذاق اڑایا۔ جب انفرادی لحاظ سے اور جن جیٹ الغم اللہ تعالیٰ ہم سے ناراض اور سرکار مدبر ہم سے بے رحمہ خاطر رمضان المبارک ہم سے خفا۔ پھر ہم اگر عید کی خوشیاں منائیں تو کس منہ سے۔ ان حالات میں ہمارا یہ کتا ہے جان ہوا کہ ع

ہلال عید ہماری مہنی اڑاتا ہے اور متواتر دس سال سے یہ ہماری مہنی اڑاتا ہے۔ پاکستان بننے کے بعد پہلی عید ہمارے لئے توہین عید تھی۔ آسمان سے موصولہ وحار بادیں اور زمین پر سنگینوں تیغ و توفیق نے ہمارا استقبال کیا۔ ہمارے لئے ہوئے اور زخم خوردہ قافلے جب پاکستان میں داخل ہوئے۔ توہاں سیلاب نے ہمارا ناطقہ بند کر دیا۔ ع ہر زمین کے رسیدیم آسمان پیدا است اس کے بعد جو عید بھی آتی اس

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

خطبہ یومِ اجمعہ ۱۸- رمضان ۱۳۷۶ھ ۱۹- اپریل ۱۹۵۷ء

اللہ تعالیٰ کے بار میں کامیاب ہونے والی سات صفتیں

(انجذاب شیخ المتقیر حضرت مولانا احمد علی صاحب جامع مسجد شہید الخوالہ دروازہ لاہور)

ناز میں ایسے ساکن ہوتے تھے۔ جیسے ایک بیجان لکڑی۔ اور کہا جاتا تھا کہ یہ ناز کا خشوع ہے۔ فقہا کا اس میں اختلاف ہے کہ کیا ناز بدوں خشوع کے صحیح و مقبول ہوتا ہے یا نہیں۔ صاحب روح المعانی نے لکھا ہے کہ خشوع اجزا مملوۃ کے لئے شرط ہے۔ میرے نزدیک یوں کہنا بہتر ہوگا۔ کہ حسن قبول کے لئے شرط ہے۔ واللہ اعلم بہر حال انتہائی غلاخ اور اعلیٰ کامیابی ان ہی مومنوں کو حاصل ہوگی جو خشوع و خضوع کے ساتھ نازیں ادا کرتے ہیں۔ انتہی لغضا من حاشیہ شرح الاسلام بحمدہ المدلیہ

تیسری

بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے

(وَالَّذِينَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُونَ ۝)

سورہ المؤمنون رکوع ۱۷ پارہ ۱۵

ترجمہ۔ اور جو بیہودہ باتوں سے منہ موڑنے والے ہیں۔

یعنی فضول اور بیکار کاموں میں وقت ضائع نہیں کرتے۔ اور اگر کوئی دوسرا شخص بیہودہ بات کہے۔ تو ادھر سے منہ پھیر لیتے ہیں۔

چوتھی

نکوۃ ادا کرنے والے

(وَالَّذِينَ هُمْ لِلزَّكَاةِ فَاعِلُونَ ۝)

سورہ المؤمنون رکوع ۱۷ پارہ ۱۵

ترجمہ۔ اور وہ جو نکوۃ دیتے ہیں۔

یعنی وہ باقاعدہ ہمیشہ نکوۃ دینے والے ہیں۔ نکوۃ دینے سے انسان کا نفس بخل کی دھواں پیاری سے پاک ہو جاتا ہے۔ علاوہ اس کے مال بھی پاک ہو جاتا ہے۔ کیونکہ نکوۃ ادا کر دینے سے اللہ تعالیٰ اس کے باقی ماندہ مال سے راضی ہو جاتا ہے۔

پانچویں

شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے

(وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ۝ اَلَّذِينَ هُمْ اَوْ مَا عَنكَ اَنۡ يَّسۡۤأَلُہُمۡ فَاَعۡفُوۡا ۝ ذٰلَکَ خَبَرٌ مِّنۡ رَّبِّہِمْ ۝ سُوۡرَةُ الْمُؤْمِنُوۡنِ رُکُوۡعٌ ۱۷ پارہ ۱۵

ترجمہ۔ اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت

کرنے والے ہیں۔ گھر اپنی بیویوں یا لڑکیوں پر

اس لئے کہ ان میں کوئی الزام نہیں۔

بعض مفسرین حضرات نے حرمت مقدمہ پر

بھی اس سے استدلال کیا ہے۔

کا قصاص یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی ہر بات دل سے مان جائے۔ ایسا ماننا کہ اگر ساری دنیا کے بادشاہ اور بادشاہوں کے سب وزیر اور ساری دنیا کے خاندانوں ساری دنیا کی انسانی آبادی مل کر متفقہ طور پر یہ کہے۔ کہ تمہارے قرآن مجید میں فقط یہ ایک چھوٹا سا فقرہ غلط ہے۔ تو یہ کہے۔ کہ تم سب جھوٹے ہو۔ اور میرا اللہ سچا ہے اور اس کا یہ قرآن صحیح ہے۔

دوسری

ناز میں عاجزی کرنا

(وَالَّذِينَ هُمْ فِي صَلَاتِهِمْ خَاشِعُونَ ۝)

سورہ المؤمنون رکوع ۱۷ پارہ ۱۵

ترجمہ۔ جو اپنی ناز میں عاجزی کرنے والے ہیں۔

”خشوع کے معنی ہیں۔ کسی کے سامنے خوف و ہیبت کے ساتھ ساکن اور پست ہونا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اصل خشوع قلب کا ہے۔ اور اعضائے بدن کا خشوع اس کے تابع ہے۔ جب ناز میں قلب خاشع

خائف اور ساکن و پست ہوگا۔ تو خیالات

ادھر ادھر بھٹکتے نہیں پھریں گے۔ ایک ہی

مقصد پر ہم جا رہے ہوں گے۔ پھر خوف و ہیبت

اور سکون و خضوع کے آثار بدن پر بھی

ظاہر ہوں گے۔ مثلاً بازو اور سر جھکا نا۔

نگاہ پست رکھنا۔ اوپ سے دست بستہ

کھڑا ہونا۔ ادھر ادھر نہ تالکنا۔ کپڑے یا

داڑھی وغیرہ سے نہ کیلنا۔ انگلیاں نہ چھان

اور اسی قسم کے بہت سے افعال و اعمال

لوازم خشوع میں سے ہیں۔ احادیث میں

حضرت عبداللہ بن زبیر اور حضرت ابوبکر

صدیق رضی اللہ عنہما سے منقول ہے۔ کہ

ہمارا ان اسلام۔ ہر کلمہ کو کی یہ مانتا ہے۔ کہ میں بارگاہ الہی میں کامیاب ہو جاؤں۔ تاکہ دنیا کی ذلت، قبر کے غراب اور دوزخ کے عذاب سے بچ جاؤں۔ دوزخ کی آگ دنیا کی آگ سے انتہی سے زیادہ گرم ہے۔ یعنی دنیا کی آگ ایک حصہ گرم ہے اور دوزخ کی آگ ستر حصہ گرم ہے۔ اور دوزخ کی آگ کی ایک یہ خصوصیت بھی ہے۔ کہ اس میں انسان کو موت نہیں آئے گی۔ ارشاد ہے۔

(اَلَا يَمُوتُ فِیْہَا ذَلَا یُخۡبِی ۝)

سورہ ناز رکوع ۱۷ پارہ ۱۵

ترجمہ۔ جس میں نہ مرے گا اور نہ چھپے گا۔

ہر کام میں کامیابی کی شرائط

یہ قاعدہ کلیہ ہے۔ کہ ہر

کام میں کامیابی کی کچھ شرطیں

ہوتی ہیں۔ اسی قاعدے کی

پشت پر دوبارہ میں کامیابی حاصل

کرنے کی اسرار و اصول پارہ کی پہلی سورہ مؤمنون

کے پہلے ذکر ہیں۔ انت شرطیں بیان

کی گئی ہیں۔ وہ پیش کرنا چاہتا ہوں۔ واما

کہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تجھے ادھر سے

سب کلمہ گو بنائی اور بہتوں کو ان

شرطوں کو پورا کر کے دنیا سے رخصت

ہرے کی توفیق عطا فرمائے۔

پہلی شرط

ایمان

(قَدْ اٰخٰمَ اَلُوۡمُؤْمِنُوۡنِ) سورہ المؤمنون رکوع ۱۷

ترجمہ۔ بیشک ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ ایمان

پہنچی

ان اتوں اور وعدوں کا لحاظ رکھنے والے

رَوَّادُ الْبَيْنِ هُمْ رُكُوعُ صَلَاتِهِمْ وَخُصْرُهُمْ رُكُوعُهُمْ

سورہ المؤمن رکوع علی پارہ ۱۵

ترجمہ۔ اور جو اپنی امتوں اور اپنے

یعنی امانت اور اپنے وعدہ کو پورا

کرنے والے ہیں۔ اس میں خیانت اور

بدعہدی نہیں کرتے

ساتقین

نمازوں پر حفاظت کرتے ہیں

رَوَّادُ الْبَيْنِ هُمْ عَلَى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ

سورہ المؤمن رکوع علی پارہ ۱۵

ترجمہ۔ اور جو اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے ہیں

یعنی نمازیں اپنے اوقات مقررہ پر تمام لوازمات

کو ملحوظ رکھ کر ادا کرتے ہیں۔ اگرچہ نماز

کا ذکر پہلے بھی آچکا ہے۔ دوبارہ پھر

اُسے بیان کیا گیا ہے۔ تاکہ انسان کو

معلوم ہو جائے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی نظر

میں نماز کتنی اہم اور ضروری چیز ہے۔

وَالْعِلَیَّا اَلَا اَلْبَلَاغُ

نماز کا فائدہ

عَنْ أَبِي ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ خَرَجَ رُكُوعُ الشَّيْءِ وَالرَّكْعَتَيْنِ يَهْمَا

فَأَخَذَ بَعْضُهُنَّ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَ لَمْ يَكُنْ دُونَ

الرُّكُوعِ يَهْمَا فَتَ قَالَ فَقَالَ يَا أَمَّا ذَرٍّ

فَلَمْ يَكُنْ لَكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ إِنَّ الْغَنَى

الْمُسْلِمَ كَيْفَ يَصِلُ إِلَى صَلَاتِهِ بِرُكُوعٍ يَهْمَا وَجَهَهُ

اللَّهُ فَهَذَا كَيْفَ عَنَهُ دُونَ كَيْفَ كَمَا كُنْتَ

هَذَا الرَّكْعَتَيْنِ عَنْ هَذَا وَالنَّبِيُّ رَوَاهُ أَحَدُ

ترجمہ۔ ابی ذر سے روایت ہے۔ تحقیق یہی

صلی اللہ علیہ وسلم سرودی کے موسم میں نکلے

اور پتے (درختوں کے) گر رہے تھے۔ پھر آپ نے

ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑیں۔ راوی نے کہا

پھر وہ پتے گرنے شروع ہو گئے۔ ابو ذر نے

کہا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ اے ابی ذر۔ میں نے

کہا۔ لیک یا رسول اللہ۔ آپ نے فرمایا تحقیق

مسلمان بندہ اللہ تبارک و تعالیٰ سے اس نماز

کے ذریعہ سے اللہ کی رضا چاہتا ہے۔ اس میں

سے گناہ اسی طرح جھرا جاتے ہیں۔ جیسا طرح

یہ پتے اس درخت سے جھڑتے ہیں۔

نماز نہ پڑھنے کی سزا

عَنْ كَيْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ ذَكَرَ الصَّلَاةَ كَيْدًا
فَقَالَ مَنْ حَافِظٌ عَلَيْهَا كَانَتْ لَهُ ثَوَابٌ
بِهَذَا النَّبِيِّ مُحَمَّدٌ بْنُ الْقَيْلَمَةِ مَعَ كَارُونَ وَ
فَوْزُونٌ وَهَامَانٌ وَابْنُ جُنْدَبٍ

رواہ احمد والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان

ترجمہ۔ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت

ہے۔ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت

کرتے ہیں۔ کہ آپ نے ایک دن ماداکا ذکر

فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جس شخص نے نماز

کی حفاظت کی (یعنی بالاتزام ہمیشہ پڑھی) نماز

اس کے لئے قدر ہوگی۔ اور اس کے حق میں

دلیل ہوگی۔ (یعنی اس کے ایمان کا ثبوت ہوگا۔

ذکرہ فی المرقاة) اور نمازی کی نجات کا باعث

ہوگی۔ اور جس شخص نے اس پر حفاظت کی

(مثلاً بائیں ہی نہ پڑھی۔ یا کبھی

پڑھی اور کبھی نہ پڑھی) اس کے

حق میں نور نہیں ہوگی۔ اور نہ اس

کے حق میں دلیل ہوگی۔ اور نہ نجات ہوگی۔

اور وہ شخص قیامت کے دن قانون اور ذوق

اور ایمان اور ابی بن خلف (یہ وہ مشرک تھا۔

جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

ساتھ سے چنگر اُحد میں قتل کیا تھا) کے

ساتھ ہوگا۔

سابقہ سے چنگر اُحد میں قتل کیا تھا) کے

ساتھ ہوگا۔

سورہ النہائیمہ رکوع علی پارہ ۲۵

ترجمہ۔ کیا گناہ کرنے والوں نے یہ سمجھ لیا

ہے۔ کہ ہم ان کو ایمانوں نیک کام کرنے والوں

کے برابر کر دیں گے۔ ان کا جینا اور مرنا برابر ہے۔

وہ بہت ہی بُرا فیصلہ کرتے ہیں۔

حاصل

یہ نکلا۔ کہ یہ اور نیک برابر نہیں ہو سکتے

یعنی جو لوگ دنیا کی زندگی بسر کرتے

میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے تابع نہیں ہیں

تھانے پینے پینے۔ اُٹھنے بیٹھنے سونے

اور جاگنے۔ کمانے اور خرچ کرنے میں

فقط اپنے نفس کے تابع ہیں۔ ان کے

مقابلے میں وہ لوگ ہیں جو مذکور الصد

حاجات میں اپنے نفس کی خواہش کے

کے مطابق کوئی کام نہیں کرتے۔ ہر معاملہ

میں اللہ تعالیٰ سے استعصاف رائے

کرنے کے بعد قدم اٹھاتے ہیں۔ کیا

یہ دونوں برابر ہونے چاہئیں۔ ہرگز نہیں

آزاد خیال

لوگوں کے لئے گزشتہ اعلان الہی میں بہت

بڑی عبرت ہے۔ یہ ان کا اختیار ہے۔

فرمایا۔ پھر آپ نے فرمایا۔ جس شخص نے نماز

کی حفاظت کی (یعنی بالاتزام ہمیشہ پڑھی) نماز

اس کے لئے قدر ہوگی۔ اور اس کے حق میں

دلیل ہوگی۔ (یعنی اس کے ایمان کا ثبوت ہوگا۔

ذکرہ فی المرقاة) اور نمازی کی نجات کا باعث

ہوگی۔ اور جس شخص نے اس پر حفاظت کی

(مثلاً بائیں ہی نہ پڑھی۔ یا کبھی

پڑھی اور کبھی نہ پڑھی) اس کے

حق میں نور نہیں ہوگی۔ اور نہ اس

کے حق میں دلیل ہوگی۔ اور نہ نجات ہوگی۔

اور وہ شخص قیامت کے دن قانون اور ذوق

اور ایمان اور ابی بن خلف (یہ وہ مشرک تھا۔

جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے

ساتھ سے چنگر اُحد میں قتل کیا تھا) کے

ساتھ ہوگا۔

سورہ النہائیمہ رکوع علی پارہ ۲۵

ترجمہ۔ کیا تمہیں ہماری آیتیں نہیں سنانی

جاتی تھیں۔ پھر تم انہیں جھٹلاتے تھے۔

کہیں گے۔ اے ہمارے رب ہم پر ہمارے

بدیہی غالب آگئی تھی۔ اور ہم لوگ گمراہ

اے رب ہمارے ہمیں اس سے نکال

دے۔ اگر پھر کریں۔ تو بے شک ظالم

ہوں گے۔ فرمائے گا۔ اس میں پشیمانی

ہوئے پڑے رہو۔ اور مجھ سے نہ بولو۔

دعا

اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو

اللہ تعالیٰ کی رضا کے مطابق زندگی

بسر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یا اللہ العزیز

ہندوستان کے خیرباد اور اہل سنت حضرت پتی رقم

حضرت مولانا قاری محمد عصب صاحب رحمہ اللہ وچند مشن

ساتھ رکے ہاں بھگوان اور کی رسیدیں بھیجیں۔ "بیفتور"

جینیوں کا یوم جاہلیہ۔ مکھوں کا یوم ٹانگ اور یوم گرہ گوشت۔ ہندوؤں کی دیوالی۔ بولی۔ بسنت۔ رام لیلا۔ جٹاشٹی وغیرہ۔ چونکہ یہ مہاسب مقامی ہیں۔ اس لئے ان کے تیوار بھی مقامی حیثیت رکھتے ہیں۔ جن سے باقی دنیا کو کوئی دلچسپی نہیں ہوسکتی۔ اور کسی غیر قوم کا شخص سنا کر نہیں ہوسکتا۔ ہر ملک کے موسم دوسرے سے مختلف ہوتے ہیں۔ جب بعض ملکوں میں سردی آ کر اور بعض میں گرمی کا موسم ہوتا ہی نہیں۔ ایک ہی وقت میں ایک جگہ بار اور دوسری جگہ خداحو ہوتی ہے۔ لہذا ایک مقام کے موسمی تیوار شکار ہوتی دیوالی۔ بسنت وغیرہ دوسرے مقامات کے لئے بیکار ہیں۔ اور وہاں نہیں منائے جاسکتے۔ یہ بین ثبوت ہے ان تمام مہاسب کے محدود ہونے کا جن کی دعوت تمام دنیا کو نہیں دیکھ سکتی۔ لیکن اسلامی تیوار کسی شخص یا قوم یا موسم سے مخصوص نہیں ہیں۔ کیونکہ اسلام ایک عالمگیر دین ہونے کی بنا پر ان قیود سے بالاتر ہے۔ اس کے تیوار مومنوں کے تفسیر پر منحصر نہیں ہیں۔ اور سال کے ہر حصہ میں آتے ہیں۔ ان میں شخصیت اور وطن کی پرستش کا کوئی مظاہرہ نہیں ہوتا۔ بلکہ ایک خدا کی خدائی کا اعلان ہوتا ہے۔ اشد اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر۔ اشد اکبر وللہ الحمد۔ یہ تیوار ایسے ہیں۔ جن میں تمام دنیا شریک ہوسکتی ہے۔ یہ اسلام کے واحد عالمگیر دین ہونے کی صریح دلیل ہے۔ اس کے مقابلہ میں کسی دین کو پیش کرنا شروع کو چراغ دکھانا ہے۔ ہذا الذی ارسک رسولہ پانڈھی و دینی الحق یظہرہ علی الذین کفہ۔

سورہ التوبہ رکوع ۷ پارہ ۷۲ ترجمہ۔ اُس نے اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر بھیجا ہے۔ تاکہ اُسے سب دینوں پر غالب کرے۔ یہ غلط فہمی ہے کہ عید اضحیٰ ایک شخص سے منسوب ہے۔ یہ تیوار بھی ایک عالمگیر اجتماعی تنظیمی حیثیت رکھتا ہے ہر قوم کا تیوار اس کی تہذیب و اخلاق کا اکریمہ دار ہوتا ہے۔ اگر کسی قوم کی اخلاقی حالت کا اندازہ کرنا ہو تو اس کے تیواروں پر نظر کرو۔ چنانچہ بعض تہذیبیں ہر قسم کی آوارگی کو تیواروں کا مقصد تصور کرتی ہیں۔ اور ان کو کمرہ طریقتوں سے منائی ہیں۔ ان کی بنیادیں رقبہ

پر ہے۔ ان میں شراب اور بھنگ پنی جاتی ہے۔ گالیاں بھی جاتی ہیں۔ ایک دوسرے پر کچھ اور نجاست ڈالی جاتی ہے۔ گئے ہیں جوتوں کے بار پہنے جاتے ہیں۔ بچا کھیل جاتا ہے۔ رنگ رلیاں منائی جاتی ہیں۔ اور شرافت و مناسک بالائے طاق رکھ کر دشمنانہ حرکات کی جاتی ہیں لیکن معملہ اخلاق نے اسلامی تیواروں کی بنیاد لئیت اور انسانیت اور شرف پر رکھی۔ ان میں ظاہری اور باطنی صفائی کی جاتی ہے۔ غسل کر کے پاک صاف کپڑے پہنے جاتے ہیں۔ خوشبو لگائی جاتی ہے۔ حیرت کی جاتی ہے۔ اشد اکبر کے نعرے بند کئے جاتے ہیں۔ نماز پڑھی جاتی ہے۔ اللہ کا شکر کیا جاتا ہے۔ اسی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اخوت و مساوات کا مظاہرہ اور پاکیزہ زندگی بسر کرنے کا عہد کیا جاتا ہے۔ ع

نکیر ہر کس بقدر ہمت دوست افوس ہے کہ بہت سے مسلمان دین کے دوسرے ارکان کی طرح عید کی حقیقت سے بھی نادانفت ہیں۔ اور اس کی روح کو نظر انداز کر کے روز کی یا ہفتی کو کافی سمجھ گئے ہیں۔ لئیت۔ تقویٰ اور اخلاص مفقود ہیں۔ خوش پوشی۔ شیر نشی اور لہو و لعب مفقود ہیں۔ کیا عید کا تقاضا صرف یہ ہے کہ ہم تخاصر کے لئے بیش قیمت پوشاک پہنیں۔ سریاں کھائیں اور کھلائیں۔ تماشے دیکھیں اور میل لگائیں اگر عید کا مقصد اتنا ہی ہے تو اسے غیر اسلامی تیواروں پر کوئی فضیلت نہیں دی جاسکتی۔ عید اس امر کا شکر ادا کرنے کے لئے منائی جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی سب سے بڑی نعمت یعنی قرآن کے نزول کے جیسے ہیں ہم نے اس کے حکم سے روزے رکھ کر اس سے تلقین پیدا کیا۔ اپنی ملوثی قوت بڑھائی اور قوت کی تربیت حاصل کی جس سے ہمارے لئے دوزخ کے دروازے بند ہو گئے۔ جنت کے دروازے کھل گئے۔ اور شیائیں قید ہو گئے۔ رمضان کے اختتام اور عید کی آمد کا مطلب یہ ہرگز نہیں ہے کہ ہم بالکل آزاد ہو گئے۔ اور ہم پر کوئی پابندی نہیں رہی۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ رمضان میں ہم نے تقویٰ کی جو تربیت حاصل کی تھی۔ اس کے مطابق باقی کایہ طے کر لیں۔ اور پھر اس کے رمضان میں اس

تربیت کی تجدید کریں۔ رمضان میں ہم نے تقویٰ اختیار کر کے جنت کے جو دروازے اپنے لئے کھولے تھے ان کو بدستور کھلا رکھیں اور جہنم کے جو دروازے بند کئے تھے ان کو اسی طرح بند رکھیں۔ اور شیطان اور انفس کو پھر اپنے اوپر غالب نہ کریں۔ اس کے برخلاف اگر ہم رمضان کے بعد ایسے ہی ہو جائیں جیسے پہلے تھے تو گویا ہم نے رمضان سے کچھ استفادہ نہیں کیا۔ جنت کے دروازے جو رمضان میں کھلے تھے پھر بند ہو گئے اور جہنم کے دروازے جو بند ہوئے تھے پھر کھل گئے اور شیطان دوبارہ ہم پر مسلط ہو گیا۔ دوسرے لفظوں میں ہم جہاں سے چلے گئے وہیں واپس آ گئے اور منزل مقصود پر نہ پہنچے۔ اور ہماری تربیت بے نتیجہ رہی۔

در اصل ہم نے رمضان میں جو تربیت پائی تھی عید سے اس پر عمل کا آغاز ہونا چاہئے۔ حضرت سید عبدالقادر جیلانی رحمہ نے ایک نظم میں عید کی روح پر روشنی ڈالی ہے۔

لبس العید لمن شرب داکل
انما العید لمن اخلص لله الصل
عید اس کی نہیں ہے جس نے کھایا۔ عید اس کی ہے جس نے اللہ کے لئے کھانے کو خالص کیا۔

لبس العید لمن لبس الجدید
انما العید لمن خاف الوعید
عید اس کی نہیں ہے جس نے نیا لباس پہنا۔ عید اس کی ہے جو اللہ کے عذاب سے ڈرا۔

لبس العید لمن تغیر بالعود
انما العید لمن تاب ولا یعود
عید اس کی نہیں ہے جس نے خوشبو لگائی۔ عید اس کی ہے جس نے گناہ کو چھوڑا اور پھر نہ کیا۔

لبس العید لمن تزین بزينت الدنيا
انما العید لمن تزود ب زاد التقوی
عید اس کی نہیں جو دنیا کی زینت سے مزین ہوا۔ عید اس کی ہے جسے تقویٰ کو زاد بنایا۔

لبس العید لمن ركب المظايا
انما العید لمن تروى الخطايا
عید اس کی نہیں ہے جو اچھی سواریاں پر سوار ہوا۔ عید اس کی ہے جس نے گناہوں کو ترک کیا۔

واللہ اکبر اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ
واللہ اکبر اللہ اکبر ولا الہ الا اللہ

فضیلتِ ذکر

(از جناب عید الرحمن صاحب جاوید الہ آبادی پاکستان)

ذکرِ حق کرتا ہے جو انسان ہے
 کر خدا کا ذکر صبح و شام تو
 تو اگر غافل ہوا رحمان سے
 یادِ حق ہے رُوحِ مومن کی غذا
 قلب کی تسکین ہے ذکرِ خدا
 تو اگر ذکر نہیں ناشاد ہے
 ہو اگر مونس تری یادِ خدا
 نیک کاموں کی کرے گرجتو
 کرتا ہے ہر عضو اک ذکرِ دگر
 آنکھ کا ہے ذکر ہونا اشکِ بآ
 سنتے رہنا قولِ حق ہے ذکرِ گوش
 کام آنا عاجزوں کے ذکرِ دست
 اشتیاقِ جلوہٗ حق ذکرِ دل !
 ذکرِ پا کرنا سفرِ بہرِ خدا
 قرأتِ قرآن ہے ذکرِ زباں
 ذکرِ حق ہے بیگماں تسکینِ جاں
 ذکرِ حق روح و روانِ زندگی
 ذکرِ با تعظیم کرنا چاہئے

ہے جو ذکرِ صاحبِ ایمان ہے
 مت گنوا غفلت میں یہ ایام تو
 تو اٹھائے گا ضررِ شیطان سے
 نیز اس کے جملہ مرضوں کی دوا
 ذکرِ بے اخلاص کے ہے تارِ وا
 زندگی جز یادِ حق برباد ہے
 تو یقیناً چھوڑ دے حرص و ہوا
 ہو میسر دو جہاں میں آبرو
 ذکرِ رحماں ہے مومن سرسبز
 روتے ہی رہنا بخوفِ کردگار
 تاکہ تو گمراہ نہ ہو با عقل و ہوش
 دردِ دل رکھتا ہے انساں حق پرست
 دل برائے حق ہے اے انساں سنبھل !
 سوئے کعبہ یا بمیدانِ غزا
 شانِ قرآن برتر از وہم و گماں
 ذکرِ حق سے دور آلامِ جہاں
 زندگی آمدِ برائے بندگی
 مالکِ خالق سے ڈرنا چاہئے

پاسپورٹ ویزا

اور ہر قسم کے سفری ٹکٹ بحری اور ہوائی
مثلاً انگلینڈ - امریکہ - ساؤتھ - ہانگ کانگ سنگا پور
ملا یا عدن، سوئی عربیہ، عراق، بحرین، کویت، قطر، دوحہ،
افریقہ، انڈونیشیا، لبنان، شام، شرق اردن، مصر، ترکی،
ایران، کینیڈا، آسٹریلیا، غرضیکہ ہر ملک کے لئے جلد از جلد ویزا
کرنے کے لئے ہمارے مشورہ فائدہ اٹھائیں۔ جو ابی لفافہ آنا
ضروری ہے

پاکستان انکمپرس ٹریڈ اینڈ جنرل انجینٹس
ولکشا ہوٹل - نکل روڈ - بولٹن مارکیٹ کراچی

۲۷۵۳

فون نمبر

ٹیوب ویل یا کارخانہ

کے لئے اگر انجن کی ضرورت ہے تو ہمیشہ

حسین ڈیزل انجن

۱۰ تا ۹۰ ہارس پاور

یاد رکھیں - اپنی پائیداری - تیل کم خرچ
کرنے کی وجہ سے پاکستان بھر میں سب سے زیادہ
مشہور ہیں - ایک دفعہ ضرور آزمائیں -

ایم محمد حسین انڈسٹریز (فیور پوری) یادگار بلخ لاہور
شووم برانڈر تھ روڈ - لاہور

اسلامی جہاتیوں کی دوکان پر فیروزہ کشمیری بازار لاہور
کی طرف سے
باشندگان جمہوریہ اسلامیہ پاکستان کے عموماً
اپنے سہولتوں اور کمزوریوں کو
حسین محمد محمد مبارک قبول ہو

ہماری تیار کردہ مصنوعات
ہر قسم کے عیلتا اور عیلتا - کریم سینو پاؤور نیل پالش وغیرہ
ہماری نئی ایجاد



تیار کنندگان، اسلامی جہاتیوں کی دوکان، فیروزہ کشمیری بازار لاہور

صحت اور زندگی کے لئے
کامف من پاکستان
آرٹو میڈیکل سٹور
نارائن سنگھ
دکانہ

ایک سیرا سانی سیر پانچ سیرا در ۱۴ سیرے ڈبوں میں خریدیں۔

تلاک پاکستان ٹوٹرنگ
۲۴۹۶

ایسے ہمیشہ

اپنی کاروں، ٹرکوں اور بسوں میں
سیلیمان وڈ سپرنگ استعمال کریں



جو کہ

دنیا کے بہترین سٹیل سپرنگس تیار کرتے ہیں اور ان کی بڑی کارخانہ
سیلیمان اینڈ کمپنی - ۵۱ - سرکل روڈ - لاہور

دید و باز دید

(از جناب مولوی عبد الحمید صاحب سواتش لاہور)

①

لے کے آتا ہے جہاں بھر کے لئے پیغام عید
چشم و ابرو سے فلک نے ہے اشارہ کر دیا
جس نے بھوک اور پیاس کی شدتِ دُخِہ اللہ سہی
ہے مے حسن ازل کی سرخوشی جن کو نصیب
آج بھی محروم کر تیرے کرم سے رہ گیا
کون سے دن اور برائیگی پھر میری امید؟
ہے مہِ شِوال کا آغاز بھی کیسا سعید
آن پہنچا اہل ایماں کے لئے ہنگام دید
جامِ صلِ خوانِ جنت کی ملی اس کو نوید
صومِ ان کی دید ہے اور عید ان کی باز دید
آہ وہ افطار و سحری کے مزے جاتے رہے
روز و شب میں لطفِ تجھ جو جلتے جاتے رہے

②

شوق سے جانا کلامِ پاک سُننے کے لئے
وہ تراویح و تلاوت کی ملی تو فیتقِ خاص
تار بند جاتا کبھی اشکِ ندامت کا اگر
کام آتا حلاۃِ غفران بننے کے لئے
وہ مری فریاد کا شور و غوغا صبح و صبا
وا ترا گوشِ عطا ہر وقت سُننے کے لئے

ایمان کی روشنی اور ایمان کا نور غور و فکر ہے۔

فکر پر مغفرت خداوندی

ابو بردہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

سے نقل کرتے ہیں کہ ایک آدمی جنت پہنچا ہوا آسمان اور ستاروں کو دیکھ رہا تھا۔ پھر کہنے لگا خدایا قسم مجھے تین ہے کہ تمہارا پیدا کرنے والا بھی کوئی ضرور ہے۔ اے اللہ تو میری مغفرت فرما دے۔ نظر رحمت اس کی طرف متوجہ ہوئی اور اس کی مغفرت ہو گئی۔

ثواب علی التفکر

حضرت ابن مسعودؓ سے یہ منقول ہے۔ کہ ایک ساعت کا غور ان چیزوں میں اتنی سال کی عبادت سے افضل ہے۔ حضرت اُمّ الدرداءؓ سے کسی نے پوچھا کہ ابو بردہؓ کی افضل ترین عبادت کون سی تھی۔ فرمایا غور و فکر۔ ان روایات کا یہ مطلب نکلیں کہ پھر عبادات کی تو ضرورت ہی نہیں۔ اگر اور عبادت کو اس نے چھوڑ دیا۔ تو اس کی وعید کے نیچے آئے گا۔ امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ غور و فکر کو افضل عبادت اس لئے کہا گیا ہے کہ اس میں معنی ذکر تو موجود ہوتا ہی ہے۔ دو چیزوں کا اضافہ اور ہونا ہے ایک اللہ کی معرفت اس لئے کہ غور و فکر معرفت کی کچھ ہے۔ دوسری اللہ کی محبت کو فکر پر یہ قیمت مرتب ہوئی ہے جسے غور و فکر کو معنیائے کرام مراقبہ سے تعبیر فرماتے ہیں۔ حضرت جنیدؒ بغدادی نے ایک دفعہ خواب میں شیطان کو ٹھکا دیکھا تو فرماتے تھے۔ تجھے شرم نہیں آتی کہ آدمیوں کے سامنے تو ٹھکا پھر رہا ہے۔ شیطان کہنے لگا کہ یہ کوئی آدمی ہیں۔ آدمی وہ ہیں جو شریعت پر یہ مسجد میں بیٹھے ہیں۔ جنوں نے میرے بدن کو ڈھلا کر دیا۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں۔

دعوت فکر

مولا نصیب اللہ بن قریب خلیفہ جامع مسجد وادی فیکہ

عن ابن ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینادی صناد یوم القیمۃ ابنی ادنی الالباب قالوا ای ابنی ادنی الالباب قال الذین یذکرون اللہ قیامًا وقعودًا وظن فیہم ویبتکون فی خلق السموات والارض رہنا ما خلقت هذا باطلا سبحانک فقننا عذاب النار علیہم لواء فاتح الحکم لواءہم وخال لہم ادخلوا ہا علی الذین۔ ترجمہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز دینگے والا آواز دے گا کہ غفلتوں لوگ کہاں ہیں۔ لوگ پوچھیں گے کہ غفلتوں سے کون مراد ہیں۔ جواب دے گا وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے تھے۔ کھڑے اور بیٹھے۔ اور لیٹے ہوئے اور کھڑے اور لیٹے ہوئے کے پیدا ہونے میں غور کرتے تھے اور کہتے تھے یا اللہ کہ آپ نے یہ سب کا کدوہ تو پیدا کیا ہی نہیں۔ ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں۔ آپ ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے۔ اس کے بعد ان لوگوں کے لئے ایک جھنڈا بنایا جائے گا جس کے چپے کے سب جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ایک روایت میں آتا ہے کہ بلائیت ہے اس شخص کے لئے جو ان روایات کو پڑھے اور غور و فکر نہ کرے۔

غور و فکر ایمان کا نور ہے۔

علم ابن قیس کہتے ہیں کہ میں نے صحابہ کرام سے سنا ہے ایک سے دو سے نہیں سے نہیں (دیکھ زیادہ سے) کہ

الحمد للہ وکفی وسلام علی عباد الذین اصطفی۔ اما بعد۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا اور اس کی فکر سے بچنے اس کے رہنے کی خاطر اس کے لئے قافلوں کے لئے زمین و آسمان کا چاند و سورج و ستارے اور اشجار و اثمار غرضیکہ بے انتہا نعمتیں اس نے پیدا رکھیں تھیں۔ نص قرآنی سے ایک تو یہ پتہ چلتا ہے کہ یہ سب کچھ تمہارے نفع کی خاطر ہے۔ غرضیکہ کوئی چیز نفع سے خالی نہیں۔ چنانچہ ایک شخص نے کہا کہ گندگی کے کپڑے کی ضرورت کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بے مقصد پیدا کیا ہے۔ خدا کی قدرت ملاحظہ فرمائیے کہ اس کی آنکھیں بے نور ہو گئیں۔ بڑی مشکل کے بعد ایک حکیم نے کافی رقم لے کر ایک نسخہ دیا تو شفا ہو گئی۔ انہوں نے مطالبہ کیا۔ کہ نسخہ بتائیے۔ کافی رقم لے کر نسخہ بتایا گیا کہ اس نسخہ میں ہر جو اعظم گندگی کا کپڑا تھا۔ غرضیکہ ہم جائیں یا نہ جائیں اللہ تعالیٰ نے ہر چیز ہمارے کادوہ کے لئے پیدا فرمائی ہے تو ان سب سے ہمیں اس میں فکر کرنے کی ضرورت دی ہے اور اس کے فضائل بتائے ہیں۔ ایک فکر موجودہ دنیا کا ہے کہ اس بھاڑ کی چوٹی پر پڑھ جائیں۔ اور اس کا لام ترقی رکھا ہے۔ قبول حکیم الامت یہ ترقی عن المقصود ہے۔ ترقی فی المقصود نہیں ہے۔ کیسے میں آپ کے سامنے ایک حدیث ترغیب کی پیش کرتا ہوں۔ جس سے اس مسئلہ کی اچھی وضاحت ہو جائے گی۔

آج کا پسینہ
سودا دلا

تازہ دم ہو کر جائیے!!
شیر پنجاب سودا دار کی ایک ڈال آپ کو از سر نو تازہ دم اور نشاط بخشتی ہے۔ یہ میان کھانچا ہے تھکاوٹ کو دور کرتا ہے اور جسم میں تازگی اور فرحت پیدا کرتا ہے۔
تیار کردہ شیر پنجاب سودا دار فیکہ سیروان دلی گیٹ لاہور۔ زیر نگرانی کالابھٹو

قطعات

(۱) (از جناب مولانا جمیل احمد صاحب تھانوی مفتی جامعہ اشرفیہ نیلہ گنبد لاہور)

دنیا میں کچ کلاہ سہی اور سر بلند
درگاہ ذوالجلال ہے پر قبلہ نماز
فخر کمال و جاہ بھی اور نازش نعم
ہوئے سر غرور یہاں پر تو آکے خم

(۲)
حج ایک بار عمر میں اور سال پر زکوٰۃ
روزانہ اک نماز ہی اسلام کا ہے کام
روزے میں سال میں فقط ایک ماہ کے
یہ بھی نہیں تو بند ہے میں بس گناہ کے

(۳)
دنیا میں تنگ دست پریشان حال ہیں
چھوڑیں نہیں نماز نہ روزے نہ حج نہ زکوٰۃ
آئے کبھی نہ راحت و آرام خواب میں
ایسا نہ ہو وہاں بھی پریم خدایں

میں مسید میں گیا تو دیکھا کہ چند
حضرات ہیں کہ کھٹوں پر سر رکھے
ہوئے مراقبہ کر رہے ہیں۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو ذکر و
تذکر کی توفیق نصیب فرمائے اور ہمارا
تعلق ان حضرات کے ساتھ ہو۔
جن کی زندگی ذکر و فکر والی ہو۔ اور
جن کے دلچسپی سے خدا یاد آئے۔
و ما علینا الا البلاغ۔

بقیہ شکر گزاری کی برکتیں صفحہ ۲۱ سے آگے
کرنے والے ہو۔ سو اللہ نے حضرت
ابراہیمؑ کو توحید کامل اور تسلیم و رضا
کی سیدھی راہ پر چلایا اور اس کو اللہ
نے چن لیا۔ اس کو خدا تعالیٰ نے
نبوت، فراخ روزی، اولاد، و جاہت
اور مقبولیت عطا بخشی۔

سادق آدمی ایسا ہوتا ہے کہ جو
احسانات اللہ تعالیٰ کے اس پر اور
اس کے ماں باپ پر ہو چکے ان کا شکر
ادا کرنے اور آئندہ نیک عمل کرنے کی
توفیق خدا سے چاہے اور اپنی اولاد کے
حق میں بھی نیکی کی دعا مانگے جو کوتاہی
حق اللہ یا حقوق العباد میں ہو گئی ہوں
سے توبہ کرے۔ اور اذراہ و فواحش و بندگی
اپنی غفلت سے عجز و فراموشی کا اعتراف
کرے۔

اگرچہ کوئی شخص اللہ تعالیٰ کی نعمتوں
کا شکر ادا نہیں کر سکتا تاہم انسان
کا فرض ہے کہ وہ اپنی وسعت کے
مطابق جس قدر اس سے ہو سکتا ہو اس
کی شکر گزاری کرتا رہے۔ اور یہ دعا مالک
رہے۔ رَبِّ اَدْخِلْنِيْ اَنْۢىۡ شَكَرْتُكَ
اَللّٰہُمَّ اَعْمَدْنِیْ عَلَیْہِ

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں۔ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے
جب کسی شخص کی ایسے شخص پر نظر پڑے
جو مال و دولت میں مالا مال ہو اس کو
چاہئے کہ اپنے سے کم درجہ والے کو بھی
نظر ڈال کر دیکھے۔

جو شخص لوگوں کا شکر نہیں کرتا وہ
خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔

چھینکتے وقت، کپڑا پہنتے وقت، کھانا
کھا چکے اور پانی پینے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ
کہنا چاہئے۔ سو کر اُن کے بعد کسی
مسیببت زدہ کو دیکھنے کے بعد۔ مَنِّیْ وَ شَمَّ
بلکہ ہر وقت اور ہر آن اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی
کُلِّ خَالِقٍ کا وظیفہ رکھنا چاہئے۔

التوضیح عن رکعات التراويح

مولانا ابوالقاسم رفیع طہاری صاحب
یہ کتاب میں رکعت تراویح کے اثبات میں بھیجی گئی ہے
اس قسم کی تحفہ اور جامع تصنیف جسکے اس موضوع پر
دیکھی گئی ہوگی۔ نماز بیان و تفسیر کے اور شکل و بیان
کے کی بنا پر یہ کتاب ہی دلچسپ ہے جس کی بابت دعا
عوضا اور درود فقیرین کے جو حقیقت ہو۔ قیمت ۵ روپے
لکھنے کا پتہ۔
اسلامیڈسٹ کو چھ سر کی نذرانہ مولانا ابوالقاسم

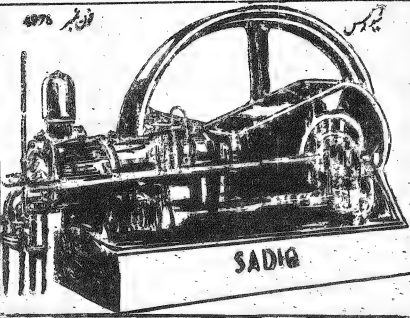
مستند قاری صبا کی ضرورت

مدرسہ تجوید القرآن میں بچوں کو قرآن شریف پڑھانے
کے لئے ایک مستند قاری صاحب کی ضرورت ہے۔
مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت فرمائیے۔
ناظرین خدام الدین سے التماس ہے کہ جن
اصحاب کو کسی مستند اور ضرورت مند قاری صاحب
کا پتہ ہو وہ ہمیں اور قاری صاحب کو مطلع فرما کر
ثواب دارین حاصل فرمائیں۔
المشتہد۔ ملک محمد اقبال سکریٹری انجمن اسلامیہ
گلگھڑ منڈی۔ ضلع گوجرانوالہ۔

مرکز شہید احوالہ

اعلان

ہمارے آگے خدام الدین کے پیرائے
مدرسہ قادریہ تعلیم القرآن
اجراء
جنہ حضرات اور فضیلین صاحبین
اس باب کے تصدی اور اعانت التماس
عمومی سے امت واسطے کہ دین
کا دین میں حصہ لے کر دین میں حصہ
کریں۔ خوش۔ ایک سہجی
ذریعہ ہے۔
پتہ۔
ناظم حکیم محمد اقبال مسلم آباد
ڈاکٹر نہ پانچاں لاہور



صادق خٹہ رنگ و کس
پیرانہ شالہ الکیب
سرکار روڈ لاہور

کتاب اللہ کی صحیح تعظیم

(انجناب مولانا محمد صابر صاحب مسجد لائی والی شہر ازالہ دہلائے)

تعبیر فرمایا ہے۔ کئی سورتوں کے اوائل میں بھی آپ دیکھیں گے کہ قرآن مجید کو کتاب کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ مثلاً سورہ بقرہ کی ابتدا میں آیت اَلْکِتَابِ - سورہ آل عمران کی ابتدا میں نَزَّلَ عَلَیْکَ الْکِتَابَ سورہ اعراف کی ابتدا میں کُنْتُ اَنْزِلُ الْکِتَابَ سورہ یونس کی ابتدا میں اَنْزَلْنَاهُ غُرُوبًا سورہ حجر سورہ کاف سورہ شعراء سورہ نمل سورہ قصص سورہ لقمن سورہ مجید سورہ زمر سورہ المؤمن سورہ حم السجده سورہ زخرف سورہ دھان سورہ جاثیہ سورہ احقاف سورہ طور ان سورتوں کی ابتدا میں بھی لفظ کتاب کا ذکر ہے۔ اب قابل غور یہ بات ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کتاب کے لفظ کی تعظیم فرما کر سپر کا حکم دیتے ہیں۔ اگر اللہ تعالیٰ کی کلام سے ہی دریافت کیا جائے کہ کتاب سے کیا مراد ہے۔ تو قرآن مجید کی اصطلاح میں بھی خط کو کتاب کہتے ہیں۔ دیکھئے سورہ نمل میں مذکور ہے کہ سلیمان جب بدید پرندے کو مفقود پاتے ہیں تو حضرت میں آکر اس کو غیر حاضری کی مراد دینے کا ارادہ فرماتے ہیں۔ لیکن جب وہ چل دی اگر ملک سیا میں ملک بقیس اور اس کی رعایا کی صحیح خبر لا کر معقول عذر پیش کرتا ہے۔ تو اس کی تصدیق کے لئے اسی کو ایک خط دے کر بھیجتے ہیں۔ قرآن مجید کے الفاظ یہ ہیں۔ رَاٰ ذَکَکَ یٰکُنُیْ هٰذَا کہ یہ میرا خط ہے جا اور جب خط بقیس کو ملتا ہے تو وہ اپنے مشیروں سے اس کا تذکرہ کرتی ہے۔ اس جگہ بھی قرآن مجید میں کتاب کا لفظ مذکور ہے۔ یَاٰھَا الْمَلٰٓئِکَۃُ اِنِّیْ اَنْزَلْنٰی اِلَیْکَ الْکِتَابَ وَرُوْهُ پادہ ۱۹ رکوع ۱۱۱ کہ مجھ پر معجز خط ڈالا گیا ہے۔ الغرض اللہ تعالیٰ کی کلام ہم سے کہتی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہوں۔ دُنْیَا میں اپنے عزیزوں رشتہ داروں،

اس دور پر فتن ہیں جہاں کہ مسلمان نوجوان کے دل میں غریبی تہذیب خفیاں لے رہی ہیں۔ ہوشیور اور کابھوں میں تعلیم و تربیت کے نام سے افسانوں کو اہل یورپ نے لا دینی دھما سوزی کے زہریلے انکسٹن لگا دیئے ہوں۔ جن کی تاثیر سے اس کو پاک ملک کی تمام حکومت سنبھالنے وقت بھی رقص و سرود کے میلے لگاتے ہیں کوئی باک نہیں۔ لیکن اللہ کی کلام کا سمجھو دیکھئے کہ ایسی مسخ شدہ ذہنیت رکھنے والوں کو بھی قانون سازی کے موقع پر کتاب و سنت کے بغیر کوئی چارہ کار نہیں رہا۔ اور مسلمانوں کی اکثریت بھی تعظیم قرآن کا جذبہ اپنے دلوں میں رکھتی ہے۔ لیکن شقی اذی شیطان لعین نے دیوار ہدی میں جو ساری اولاد آدم کو گمراہ کرنے کی قسم کھائی تھی۔ اس کو بروئے کار لانے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا رہتا ہے کہ اگر کسی قوم میں دینی تخیلات قائم بھی ہوں تب بھی ان میں غمی روح مفقود ہو جائے۔ ان جذبات و احساسات میں سے ایک تعظیم کتاب اللہ کا مسئلہ بھی ہے۔ کہ عموماً مسلمان قرآن مجید کو اچھے کپڑے کے خلاف میں بلبریں کئے اور اس کی طرف پیٹھ نہ کرنے اور کسی اونچی جگہ رکھنے یا وضع یا طرقت سے قرب حاصل کرنے کے لئے یا میت کو ایصال فرات کے لئے استعمال کرنا ہی قرآن کی آخری اور حتی تعظیم گردانتے ہیں۔ حالانکہ جب ہم قرآن مجید میں غور کرتے ہیں تو سینکڑوں جگہ واضح طور پر تعظیم کے ان مرد و عورتوں کے علاوہ حقیقی عظمت و توقیر کا کچھ اور بھی پروگرام نکلتا ہے کہ جن کے اپنانے سے ہماری دین کی بہتری کا نظام الاذقات مجھ میں آتا ہے۔

مضمون کی طوالت سے بچنے کے لئے زیادہ آیات نہیں لانا چاہتا ہوں۔ صرف ایک لفظ کو لیتا ہوں کہ جس سے جامع طور پر طریقہ تعظیم واضح ہوتا ہے وہ لفظ کتاب ہے کہ سینکڑوں مقام میں اللہ تعالیٰ نے اپنی کلام کا نام کتاب ہی رکھا ہے۔ اگرچہ چند مقام میں قرآن مجید کو قرآن یا قرآن و مجرہ ناموں سے بھی

دوستوں اور والدین کے خطوط کہنے پر ہر انسان تمام کام چھوڑ کر ان کو پڑھنا شروع کر دیتا ہے۔ اگر خود پڑھا ہوا نہیں ہے تو پڑھے لکھے لوگوں کی منت و ساجت کرتا ہے۔ تاکہ وہ اس کا مفہم سمجھا دیں۔ اور جب تک اس خط کو پڑھنا نہیں لیتا۔ چہ نہیں لیتا ہے۔ اب دنیا میں انسانوں کے خطوط کی عظمت ملاحظہ فرمائیے کہ اگر کسی کے والد بزرگوار نے اپنے بیٹے کو خط لکھا ہو کہ میں کراچی سے پشاور کو فلاں ٹرین سے فلاں دن جا رہا ہوں۔ تم کو مطلع کیا جاتا ہے کہ تم فلاں دن ہیں۔ یہ سامان لاہور اسٹیشن پر ہے کہ پہنچ جاؤ۔ تو اگر اس نے خط پڑھ کر تاریخ مقررہ کو سارا سامان جیٹا کر کے پہنچا دیا تو اس کے والد صاحب لازماً بہت خوش ہونگے کہ میرے بیٹے نے خط کی قدر کی۔ اور بڑا وفادار نکلا۔ لیکن اگر بیٹے نے اس خط کو پیشی دھال میں مغل کر کے باندھ کر صندوقچی میں رکھ دیا ہوتا۔ اور اس میں جو کچھ لکھا ہوا تھا نہ پڑھا ہوتا اور نہ ہی اس پر عمل کیا ہوتا۔ تو کیا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس نے اپنے باپ کے خط کی بہت قدر کی ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے خط کی بے قدری کے باعث موجودہ مسلمانوں کی حالت انحطاط پذیر ہو رہی ہے۔ چاہئے تو یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ کے خط کو سمجھنے کے لئے پریشان پھرتے اور سمجھ کے بعد اس پر عمل درآمد شروع کر دیتے۔ اور کوئی ایسی کاموں سے اس کو مقدم سمجھنے والی طور پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کے مستحق ہوتے۔ کیونکہ ہم دیکھتے ہیں۔ کہ صحابہ کرام کی دنیا میں کامرانی کا راز بھی اسی طریقہ کی تعظیم کتاب اللہ میں مضمر تھا۔ اور اب بھی مسلمانوں کی حالت کے تبدیل کرنے کے لئے یہی حربہ نسخہ کارگر ہو سکتا ہے۔ ورنہ خسر الدنیا والآخرۃ قیامت کے دن رشتہ الیقین بھی اللہ کے دربار میں یہ درخواست پیش کر دیں گے۔ کہ یٰرَبِّکَ اِنِّیْ قَدْخِیْتُ اَخْطَاؤًا هٰذَا هَلْ اَلْقُرْآنَ مَحْجُوْرًا پادہ ۱۹ رکوع ۱۱۱ یعنی لے میرے رب بیشک میری قوم نے اس قرآن مجید کو مٹوا کر اصل سمجھ رکھا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس دعوے دائر کرنے کے بعد مقدسہ کا فیصلہ یوں ہوا کہ کہ خالق اجماع و ادرار میدان محشر میں جب ان کو جوں ایں گے۔ کہ اِذَا الشُّفُوفُ سُورَتْ اور جسم کی برزخات کو کھینٹ اور روح کی کوئیت

ذکر الہی

اَنْزَلْنَا مِنْكُمْ لَكَ خَلْقًا مِمَّا يَفْهَمُ حَقَّ دِينِهِمْ وَلَوْ أَنَّهُمْ فُهِمُوا بِرَبِّهِمْ وَأَعْلَمُوا الْغَيْبَ لَآتَيْنَهُم مِّنْ لَّدُنَّكَ إِذْ أَنَا مُنْزِلُ الْقُرْآنِ فَذَرْهُمْ وَقُلِ الْغَايَةُ إِلَهُكُمْ وَالْأُولَىٰ مَنَاقِبُ

سلسلہ کے لئے دیکھو خاتم الدین ۱۹ ارباب اہل ۱۹۵۵ء

(۸)

مال اور اولاد کے نشے میں ذکر الہی نہ بھول جاؤ

اللہ نے فرمایا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُلْهِكُمْ
عَنِ الذِّكْرِ أَزْوَاجُكُمْ وَلَا أَوْلَادُكُمْ
وَلَا مَالُكُمْ إِنَّ الذِّكْرَ لَكَبِيرُ الشَّيْءِ
فَذَكِّرُوا نَفْسَ ۖ إِنَّ الْمُنَافِقِينَ
كَانُوا كَذِبًا

ترجمہ: اے ایمان والو! تمہاری
مال اور اولاد اللہ کے ذکر سے غافل
نہ کر دیں اور جو کوئی ایسا کرے گا۔ سو
وہی نقصان اٹھائے والے ہیں۔

حضرت مولانا احمد علی صاحب

صاحب عثمانی نے فرمایا ہے کہ آدمی کے

لئے بڑے شہدے اور ٹھٹھے کی بات ہے

کہ باقی کو چھوڑ کر غافل میں مشغول ہو۔

اللہ سے بہت کہ اوٹا میں نہیں ملے

اور مال اور اولاد دہی اچھی ہے جو اللہ

کی یاد اور اس کی عبادت سے غافل نہ

کر دے۔ اگر ان دھندوں میں پڑ کر

شہد کی یاد سے غافل ہو گیا تو آخرت

میں کھوئی اور دنیا میں بھی سکون و اطمینان

نہیں ملے۔

دنیا میں انسان صرف ایک بار آتا

ہے۔ اس لئے مال اور دولت کو صرف

آخرت کا فریب بنانا چاہیے۔ اپنی دولت کو

اور اولاد کو ذکر الہی کی طرف منسوب رکھنا

چاہیے۔ سن کہ قیامت کے دن اہل ذکر کو

اس گھڑی پر حسرت ہوگی کہ دنیا میں غفلت کیا

گزار دی تھی اور اللہ اللہ نہ کیا تھا۔

مال اور اولاد کی رسوائی کے ہوتے

لئے ہیں اس لئے اذکر اللہ حتیٰ یفوت
مجنون۔ اللہ کا ذکر بہت کیا کرو
جہاں تک کہ لوگ تجھے مجنون کہنے لگیں۔
حضرت ابن عباسؓ کا قول ہے۔ کہ
فریبہ کی حد مقرر ہے اور حالت عذریں
وہ بھی صحت ہے۔ لیکن ذکر الہی کی کوئی
حد نہیں۔ ابن کثیر۔

حضرت مولانا شاہ اشرف علی تھانویؒ

فرماتے ہیں کہ یہاں صبح و شام سے بھی یہی ملا

ہے کہ رات دن برابر ذکر کرو۔ لیکن کوئی وقت

بھی ذکر سے غافل نہ ہو تو "بکرۃ داسیلا"

کے معنی "نی کی وقت" دہر وقت کے ہوتے

اب یہ بات وہ گئی کہ بہت

کیسے ذکر ہو۔ تو ہر وقت ذکر ہونے کی عادت

یہ ہے کہ اصل ذکر الہی تقسیم لی جاوے۔

یعنی خواہ قلب سے ہو۔ خواہ زبان سے ہو

تو تقسیم عمل کے لئے دوام ملے ہو گیا۔

مگر جہاں تک اس مسئلہ (تقسیم ذکر)

کو نماز کی قرأت میں تقسیم نہ کر لیجئے۔

کیونکہ نماز کی قرأت و تکبیرات و تسبیح و تہجد

وغیرہ اگر کوئی شخص قلب میں پڑھے ہے اور

زبان سے ادا نہ کرے تو نماز نہ ہوگی۔ اس کی نماز محض

تصور ہی سے ہو جائے گی۔ دار و عطا الصلاح

(اصلاح)

یہ عادت بہت بڑی ہے کہ دو چار

دن ذکر الہی میں گرجشی سے کام لیا جائے

اور پھر باطل چھوڑ دیا جائے۔ حدیث

مشہور میں آیا ہے۔ اَحَبُّ الْاَعْمَالِ

اِلَى اللّٰهِ اَدْوُ مَا دُوَّ اِنْ قُلْتَ۔ یعنی کامل

میں سب سے پیارا کام اللہ تبارک کے نزدیک

وہ ہے جو ہمیشہ کیا جائے اگرچہ مختار ہی

ہو۔ بقول حضرت غزالیؒ محسن طریقہ کے کثیر

پر مدامت نہ ہو کہ تو اس کا تھیں حالت

کے ساتھ بتر ہے اور اس کی تاثیر بھی دل

پر زیادہ ہوتی ہے بہ نسبت بہت کے

جو ہمیشہ نہ ہو سکے۔ اور نامہ کے ساتھ ہو۔

اور جو مختار وغیرہ ہو۔ مگر غافل ہو۔ اس

کی مثال ایسی ہے۔ جیسے پانی کے قطرے

زمین پر چلے اور پے ٹپکتے ہوں کہ ان سے

زمین میں گڑھا پڑ جاتا ہے۔ اگرچہ وہاں

بھڑکی ہو اور بہت سا جو نامہ کے ساتھ

ہو وہ ایسا ہے جیسے پانی یکبارہ یا کبھی

نامہ دہر کے بعد گرا دیا جائے کہ اس کی

تاثیر کچھ مدم نہ ہوگی۔ (امینہ علم الدین)

جد اول باب دوم

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے گفتگو

دینی مصلحت ۱۲ جہا

ہوئے بھی ہر وقت ذکر الہی میں گئے دہن مختار

(دوبارے کلام کا محبوب ترین مشغلہ ہے۔

اور ان کی صحبت پر تاثیر میں وہ کہ انسان سکے

سکتا ہے کہ مال و دولت کے بغیر دل میں پڑ کر

کس طرح قلب کو منسوب الی اللہ رکھا جائے۔

حضرت خواجہ محمد اللہ اسرار رحمۃ اللہ علیہ

تفسیر سلسلہ کے ہوش بلند مرتبہ بزرگ

گزرے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیاوی

اسباب اور مال و دولت بہت دیا تھا۔ جن

بیزوں سے آپ کے گھر لے ہاتھ سے ملتے

تھے۔ وہ سونے اور چاندی کی تھیں۔ آپ

فرمایا کرتے تھے۔ یہ زمینیں زمین میں گاڑی

ہوئی ہیں اور اس فقیر کے دل میں نہیں

گاڑی تھیں۔ یعنی غفلت باللہ کا یہ حال تھا

کہ مال و دولت کی دل میں محبت نہ تھی۔

اور ہونا نہ ہونا برابر تھا۔

الحاصل یہاں فرض ہے کہ مال و اولاد

کی محبت میں پڑ کر ذکر الہی سے غافل نہ

ہوں بلکہ ان انعامات خداوندی سے اپنی

آخرت کی کھیتی کو آباد کریں۔

ذکر الہی بکثرت کرو

كَانَ اللَّهُ تَعَالَىٰ يَكُنْهَا الَّذِيْنَ

اَمَّنُوْا اَذْكُرُوْا لِلّٰهِ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۚ وَ

سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً ۙ وَ اَحْيَا ۙ وَ اَمَّا

مَرْكُوبٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

نَسْجُجٌ ۚ وَ اَمَّا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

شکر گزاری کی برکتیں

(از جناب ام عبدالرحمن (دوہیا دبی بی۔ لے۔ بی ٹی پرنسپل عثمانیہ کالج شیخوپورہ)

اقسام انسان

لَا تَأْخُذْ بِهِنَّ السَّيْلُ رِمَا شَاكِرًا
إِنَّمَا تُغْنُوا عَنْ سَوْدِ الدُّرُودِ مَا يَرَاهُ
تَرْجُمَہ۔ ہم نے انسان کو بھائی راہ۔ یا
حق ماننا ہے اور یا ناشکری کرتا ہے۔
اولاً اصل فطرت اور پیدا شدہ فطرت
سے پھر دلائل عقلیہ و نقلیہ سے نیکی کی
راہ سمجھائی جس کا مقصد یہ تھا کہ سب
انسان ایک راہ پر چلتے۔ لیکن گرد و پیش
کے حالات اور خارجی عوارض سے متاثر
ہو کر سب ایک راہ پر نہ رہے۔ بعض
نے اللہ کو مانا اور اس کا حق پہچانا اور
بعض نے ناشکری اور ناحق کوشی پر کمر
باندھ لی۔

حلال روزی کھاؤ اور اللہ کی نعمتوں کا شکر کرو

﴿كُلُوا وَشَارِبُوا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا﴾
رَفَعَتْ اللّٰهُ۔ چپ ماع علی
ترجمہ۔ سو کھاؤ جو روزی دی تم کو اللہ
نے حلال اور پاک۔ اور شکر کرہ اللہ
کے احسان کا۔

جس کو خدا کی پرستش کا دعویٰ ہو۔
اُسے لائق ہے کہ خدا کی دی ہوئی
حلال و طیب روزی سے متنع کرے اور
اس کا احسان مان کر شکر گزار بنده
بنے حلال کو حرام نہ سمجھے اور نعمتوں
سے فائدہ اٹھائے وقت منع حقیق کو
نہ بھولے بلکہ اس پر اور اُس کے پیچھے
ہوئے پیغمبروں پر ایمان لائے اور اسی
کے احکام اور ہدایات کی پابندی کرے۔
کتنا بڑا احسان ہے کہ ہم نے طبابت
سے گریز کیا تو اس گریز سے منع فرمایا۔
اور اگر کسی نے غلطی سے طبابت کو اپنے
اوپر حرام ہی کر لیا۔ تو اُس کو حفاظت میں
کے ساتھ اس سے حلال ہونے کا طریقہ بھی
بتلا دیا۔

نعمائے الہیہ

اکثر خلق روزی کے پیچھے ایمان دیتی

جو خدا مرده زمین کو زندہ کرتا رہتا
ہے۔ وہ ایمانی حیثیت سے ایک مرده
قوم کو زندہ کر دے کیا مشکل ہے۔

پھل اور میوے قدرت الہی سے
پیدا ہوتے ہیں۔ کافروں کے ہاتھ میں
یہ طاقت نہیں کہ ایک انگور یا کھجور کا
دانہ پیدا کر لیں۔ جو محنت اور ترو باغ
لگائے اور اس کی پرورش کرنے میں
کیا جاتا ہے۔ اس کو بار آور کرنا صرف
اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔
اور خود سے دیکھا جائے تو جو کام
بظاہر ان کے ہاتھوں سے ہوتا ہے۔
وہ بھی فی الحقیقت حق تعالیٰ کی عطا
کی ہوئی قدرت و طاقت اور اسی کی
مشیت اور ارادہ سے ہوتا ہے۔ لہذا
ہر حیثیت سے اس کی شکر گزاری اور
احسان شناسی واجب ہوئی۔

جانوروں کے فائدے

اللہ کے کیسے کیسے انعام و احسان
تم پر ہوئے ہیں۔ اُونٹ، گائے، بکری،
گھوڑے، چتر وغیرہ جانوروں کو تم نے
نہیں بنایا۔ اللہ نے اپنے دست قدرت
سے انہیں پیدا کیا ہے۔ پھر تم کو
محض اپنے فضل سے ان کا مالک
بنا دیا۔ کہ جہاں چاہو پیچو۔ اور جو چاہو
کام لو۔ کیسے کیسے شد زور جانوروں
پر آدمی سواری کرتا ہے اور بعض کو
کاٹ کر اپنی غذا بناتا ہے۔ علاوہ
گوشت کھانے کے ان کی کھال، ہڈی
اُون وغیرہ سے کس قدر فوائد حاصل
کئے جاتے ہیں۔ اُن کے حصّے کیا ہیں
گویا دودھ کے چٹے ہیں۔ ان ہی پیشوں
کے گھاٹ سے لگتے آدمی سیراب ہوتے
ہیں۔ لیکن شکر گزار بندے بہت
مغفورے ہیں۔

نزول باران رحمت

بسملا دیکھو تو پانی کو جو تم پیتے ہو
کیا تم نے اتارا اُس کو بادل سے یا
ہم ہیں اتارنے والے۔ اگر ہم چاہیں تو
کر دیں اس کو کھارا۔ پھر کیوں نہیں
احسان ملتے۔ بارش بھی ہمارے حکم سے
آتی ہے اور زمین کے خداؤں میں وہ
پانی ہم ہی جمع کرتے ہیں۔ تم کو کیا قدرت
تھی کہ پانی بنا لینے یا خوشاد اور زبردستی
کر کے بادل سے چھین لیتے۔ ہم چاہیں تو

ہے۔ سو جان رکھو کہ اللہ کے سوا روزی
کوئی نہیں دیتا۔ وہی اپنی خوشی کے موافق
دیتا ہے۔ لہذا اس کے شکر گزار بنو اور
اسی کی بندگی کرو۔ وہیں تم کو لوٹ کر
جانا ہے آخر اس وقت کیا نہ دکھاو گے۔

انقلاب لیل و نہار

اللہ تعالیٰ ہی رات دن کا لٹ بھر
کرتا رہتا ہے۔ تاکہ رات کی تاریکی اور
ٹھنکی میں سکون و راحت بھی حاصل کرو
اور دن کے اُجالے میں کاروبار بھی جاری
رکھ سکو۔ اور روز و شب کے طرح طرح کے
انعامات پر حق تعالیٰ کا شکر ادا کرتے رہو

سمندروں میں کشتیوں اور جہازرانی

کا نظارہ

کیا نہ دیکھا تو نے۔ کہ جہاز چلتے
ہیں سمندر میں اس کی نعمت لے کر تاکر
دکھلائی تھ کہ اپنی قدرت کے نمونے۔ البتہ
اس میں نشانیاں ہیں ہر ایک تھل کرنیوالے
اور احسان ماننے والے کے لئے۔

جہاز بھاری بھاری سامان اٹھا کر خدا
کی قدرت اور فضل و رحمت سے کس طرح
سمندروں کی موجوں کو چیرتا پھڑتا ہوا چلا
جاتا ہے۔ اس بحری سفر کے احوال و حوادث
میں غور کرنا انسان کے لئے مہرب و شکر
کے مواقع بہم پہنچاتا ہے۔ جب طوفان اُٹھ
رہے ہوں۔ اور جہاز پانی کے تھپیڑوں
میں گھرا ہو اس وقت بڑے صبر و تحمل
کا کام ہے۔ اور جب اللہ نے اس
کشتی موت و حیات سے صبح و سالم
نکال دیا تو ضروری ہے کہ اُس کا احسان ملتے۔
اکثر بڑی بڑی تجارتیں جہازوں کے
ذریعہ سے ہوتی ہیں۔ اُن سے جو منافع
حاصل ہیں یہی اللہ کا فضل ہے۔ ان
تمام انعامات پر انسان کو چاہئے کہ مالک
کا شکر کرے۔

زراعت اور شجر کاری کی برکتیں

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچان کر شکر گزار
کی طرف متوجہ ہوں۔ اور یہ بھی سمجھیں کہ

اللہ سے مدد مانگیں۔

محضائے بدن کا شکریہ

دل کا شکریہ ہے کہ منعم حقیقی کو پہچانے اور یہ جانے کہ جو نعمت بھی مجھے ملے ہے یہ اللہ تعالیٰ ہی کی ہے انتہا رحمانی کے سبب سے ہے۔ زبان کے ساتھ شکریہ کرنے کا یہ مطلب ہے کہ ہمیشہ خدا کو یاد کرتا رہے۔ اور الحمد للہ اکثر اوقات براحتاً رہے۔ کیونکہ اس کلمہ کے پڑھنے سے شکر کا حق کسی قدر پورا ہو جاتا ہے۔ اعضاء کا شکریہ ہے کہ اس عضو کو خدا کی اطاعت میں صرف کرے مثلاً آنکھ کا شکریہ ہے کہ مخلوق کی طرف حیرت حاصل کرنے کے لئے دیکھے اور عہد و صلہ کر عزت کی نگاہ سے دیکھے اور سینوں اور عاجزوں پر شفقت کی نگاہ سے دیکھے۔

کان کا شکریہ ہے کہ حق تعالیٰ کی کلام کو مئے۔ اور نبی کی احادیث اور بزرگان دین کے حالات، مشائخ اور اہل یقین کی نصیحتیں مئے۔ ہاتھ کا شکریہ ہے کہ فقیروں اور محتاجوں کے ساتھ احسان کرے۔ پاؤں کا شکریہ ہے کہ ان کے ذریعہ مسکینوں میں، عبادت گاہوں میں اور علماء اور صوفیائے کرام کی زیارت کے لئے جائے۔

ازماہ تا ماہی و از عرش تا بفرش پر درۃ ازل و شدہ مستغرق نعم دیکھو اور غور کرو کہ اللہ تعالیٰ کس طرح تمہاری ہر قسم کی ضروریات کا اپنے فضل و کرم سے انتظام فرماتا ہے اور کیسی علمی و عملی قوتیں مرحمت فرماتا ہے جن سے کام لے کر انسان عجب و غریب نصرت کرتا رہتا ہے۔ پھر کیا ممکن ہے کہ جس نے مادی اور جسمانی دنیا میں اس قدر احسانات فرمائے ہیں کیا وہ جانی تربیت و تکمیل کے سلسلہ میں ہم پر اپنا احسان پورا نہ کرے گا بے شک وہ پورا کر چکا۔ بیشک ضروری ہے کہ سب لوگ اس کے آگے گردنیں جھکا دیں اور اس منعم حقیقی اور محسن اعظم کے وسیع و منقاد ہو کر رہیں۔ اگر اس قدر احسانات حاصل کرے بھی خدا کے سامنے نہ جھکیں تو آپ غم نہ کھائیں۔ بیشک بعض بندے شکر گزار

بیٹھ پانی کو بدل کر کھاری کڑوا بنا دیں جو نہ پی سکے نہ پیتے کے کام آئے پھر احسان نہیں ملے کہ ہم نے دیئے پانی کے کئے خزانے تمہارے ہاتھ میں دے رکھے ہیں۔ ہم نے تم کو زمین میں جگہ دی اور اس میں تمہارے لئے دوزیاں مقرر کر دیں تم بہت کم شکر کرتے ہو۔

انسان ناشکر ہے

جو چیزیں تم نے زبان قال یا حال سے طلب کیں ان میں سے سرچیز کا جس قدر حصہ حکمت و مصلحت کے موافق تھا مجموعی طور پر تم سب کو دیا۔ خدا کی نعمتیں اتنی بے شمار بلکہ غیر غبار ہیں کہ اگر تم سب مل کر اجالا ہی گنتی شروع کرو تو تمہارے اور عاجز ہو کر بیٹھ جاؤ۔ جنس انسان میں بہترین بے انصاف اور ناپسند ہیں جو اتنے بے شمار احسانات دیکھ کر بھی منعم حقیقی کا حق نہیں پہچانتے۔

دعا باز اور ناشکر گزاروں کو اگر ایک خاص معاذ اللہ ملت دی جائے تو یہ ملت خیال کرو کہ وہ اللہ تعالیٰ کو خوش آتے ہیں۔ یہ ملت بعض مصنفوں اور محنتوں کی بناء پر ہے۔ آخری انہماک یہی ہوتا ہے کہ اہل حق غالب ہوں اور باطل پرستوں کو مغلوب کیا جائے۔ انسان اتنے احسانات و انعامات دیکھ کر بھی اللہ تعالیٰ کا حق نہیں مانتا۔ منعم حقیقی کو چھوڑ کر دوسروں کے سامنے جھکے لگتا ہے۔

کافرین کو خدا کے انعامات و حقوق کا انکار کر دے۔ تو تمہارا بھی نقصان ہے۔ اس کا کچھ نہیں لگتا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ وہ گھر سے راضی نہیں یہ بات اس کو پسند ہے جس کا فلع ان ہی کو پہنچتا ہے۔ ناشکری کوئی کرے اور پکڑا کوئی جائے ایسا اندھیر اس کے یہاں نہیں ہے۔ جو کرے گا سو بھرتے گا۔

منعم حقیقی کی حق شناسی یہ تھی کہ قول و فعل اور جان و دل سے اس کا شکر ادا کرتے۔ بہت سے لوگ شکر کی بجائے شرک کرتے ہیں۔ جب اللہ ذریعی اور عین دے تو خوب شکر ادا کرتے نہیں اور تکلف و مصیبت آتے تو صبر و تحمل اختیار کر کے

بھی ہیں۔ لیکن اکثروں کا حال یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے انعامات کو دیکھتے ہیں اور اس کے احسانات کو سمجھتے ہیں۔ مگر جب شکرگزاری اور اظہار اطاعت کا وقت آتا ہے تو سب بھول جاتے ہیں۔ گویا دل سے سمجھتے ہیں اور عمل سے انکار کرتے ہیں۔ مسلمانوں سے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب ہماری طرف سے تم پر اتمام نعمت مکرر ہو چکا تو اب تم کو لازم ہے کہ ہم کو زبان سے دل سے، ذکر سے فکر سے ہر طرح سے یاد کرو اور ہماری اطاعت کرو۔ ہم تم کو یاد کرینگے۔ یعنی نئی نئی چیزیں اور غائبین تم پر ہوتی ہیں گی اور ہماری نعمتوں کا شکر خدا ادا کرتے رہو۔ اور ہماری ناشکری اور مصیبت سے بچتے رہو۔

شکر کا فائدہ شاکر کو پہنچتا ہے

ہم نے حضرت لقمان کو حکمت دی اور کہا کہ اس احسان عظیم اور دوسرے احسانات پر منعم حقیقی کا شکر ادا کرو۔ اور حق مانو۔ لیکن واضح رہے کہ اس حق شناسی اور شکرگزاری سے خدا کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔ جو کچھ فائدہ ہے خود شاکر کا ہے۔ گویا میں مزید انعام اور آخرت میں اجر و ثواب کا مستحق ٹھہرتا ہے۔ اگر ناشکری کی تو اپنا نقصان کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے شکریہ کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔ اس کی حمد و ثنا تو ساری بے فائدہ حال کوئی تعریف کرنے والا نہ ہو سکتا۔ تب بھی جامع الصفات اور وسیع کمالات ہونے کی بناء پر وہ بذات خود محمود ہے۔ کسی کے حمد و شکر کرنے یا نہ کرنے سے اس کے کمالات میں ذرہ بھری کمی نہیں ہوتی

شکر کا انعام اور ناشکری کی سزا

حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مقررہ ہے کہ وہ وقت بھی یاد کرو جب تمہارے پروردگار نے اعلا فرما دیا کہ اگر احسان بان کرناؤں دل سے میری نعمتوں کا شکر ادا کرو گے تو اور زیادہ نعمتیں ملیں گی (رحمانی اور روحانی اور دنیوی و آخری ہر قسم کی) اور اگر ناشکری کرو گے تو میرا عذاب سخت ہے۔ یعنی موجودہ نعمتیں سلب کر لی جائیں گی اور ناشکری کی مزید سزا الگ رہی۔ حدیث شریف میں ہے کہ حضور کی خدمت میں ایک

سائل کیا آپ نے ایک کھجور عنایت فرمائی اس نے نہ لی یا بھینک دی۔ پھر دوسرا سائل کیا اُس کو بھی ایک کھجور دی۔ وہ بولا سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تبرک ہے۔ آپ نے جاری کو حکم دیا کہ اُنم سلمہ کے پاس جو چالیس درہم رکھے ہیں وہ اس شکر گزار سائل کو دلا دے۔

کفرانِ نعمت کا ضرر تم ہی کو پہنچے گا۔ خدا کا کچھ نہیں بگڑتا اسے تمہارے شکر کی کیا حاجت ہے کوئی شکر ادا کرے یا نہ کرے، ہر حال اس کے حیدر و جود ہوتے ہیں کچھ کسی نہیں آتی۔ صبح سویرے ہی عیدِ قدری ہے۔ جس حق تعالیٰ نے فرمایا ہے۔ "اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے پچھلے جن دامن سب کے سب ایک اعلیٰ درجہ کے منتفی شخص کے نمونہ پر ہو جائیں تو اس سے میرے ملک میں کچھ بڑھ نہیں جاتا۔ اور اگر سب اگلے پچھلے جن دامن مل کر بغیرِ محال ایک بدترین انسان جیسے ہو جائیں (العیاذ باللہ) تو اس سے میرے ملک میں ذرہ برابر کمی نہیں ہوتی۔

پیدا ئی انعامات

پیدا ئی کے وقت تم کچھ جاننے اور سمجھنے نہ تھے۔ خدا تعالیٰ نے علم کے ذرائع اور سمجھنے والے دل تم کو دیئے جو بذاتِ خود بھی بڑی نعمتیں ہیں۔ اور لاکھوں نعمتوں سے منتفع ہونے کے وسائل ہیں۔ اگر آنکھ، کان اور عقل وغیرہ نہ ہو تو ساری ترقیات کا دروازہ ہی بند ہو جاتے۔ جو جوں اُنسی کا سچ بڑا ہوتا ہے اس کی علمی و عملی قوتیں بتدریج بڑھتی جاتی ہیں۔ اس کی شکر گزاری یہ تھی ان قوتوں کو مولیٰ کی اطاعت میں خرچ کرتے اور حق شناسی میں سمجھ بوجھ سے کام لیتے نہ کہ بجائے احسان ماننے کے اُلٹے بغاوت پر کمر بستہ ہو جائیں اور منہمِ حقیقی کو چھوڑ کر ایٹھ پیتروں کی پیمائش کرنے لگیں۔

کاؤن سے اس کی آیاتِ تزیلیہ کو سنو اور آنکھوں سے آیاتِ تکوینیہ کو دیکھو۔ اور دلوں سے دونوں کے سمجھنے کی کوشش کرو۔ ان نعمتوں کا شکر یہ تھا کہ اللہ کی دی ہوئی قوتوں کو ان کے کام میں لاتے۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اکثر آدمیوں نے اکثر اوقات میں ان قوتوں کو بجا خرچ کیا۔ وہاں ہر ایک شخص کو شکر گزاری اور ناشکر گزاری کا

بدل مل جائے گا۔ اس وقت کوئی شخص یا کوئی عمل غیر حاضر نہ ہو سکے گا۔ جس نے پھیلایا اس کو پھینکا گیا شکل ہے۔

اللہ شکور ہے

اللہ تعالیٰ نیک کاموں کا قدردان ہے اور بندوں کی سب باتوں کو خوب جانتا ہے۔ جو شخص اس کے حکم کو منونیت اور شکر گزاری کے ساتھ تسلیم کرتا ہے اور اس پر یقین رکھتا ہے تو عادل اور رحیم اللہ کو ایسے شخص پر عذاب کرنے سے کوئی تعلق نہیں یعنی ایسے شخص کو ہرگز عذاب نہیں دے گا۔ وہ تو سرکش اور نافرمانوں کو عذاب دیتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بہت عبادت کیا کرتے تھے۔ رات کو اتنا قیام فرماتے تھے کہ پاؤں مبارک متروک ہو جاتے تھے۔ عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آپ کے تو اگلے پیچھے سب گناہ اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیئے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کیا میں اللہ کا شکر ادا نہ کروں۔

پیغمبروں کی شکر گزاری

ذَرِّعَةً مِّنْ مَّحَلَّتْ مَعَ تَوَجُّعٍ لِّرَأْسِهِ كَأَن تَكُونُ شُكْرًا ۖ شَاوِعٌ تَمَّ جَوَادِلُہٗ اِنْ هُوَ اَنْ هُوَ اَنْ جَن كُوہم نے سوار کیا دُغ کے ساتھ۔ بے شک وہ شکر گزار بندہ تھا۔ جو احسان تمہارے بڑوں پر کیا تھا اس کو مت بھولو۔ دیکھو دُغ کیسے احسان شناس اور حق ماننے والے بندے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑھ کر کون شکر گزار ہو سکتا ہے۔ "اَفَلَا اَكْتُبُ عَبْدًا شُكْرًا" حضرت سلیمان ہر ہر قدم پر حق تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچانتے اور ہر وقت شکر گزاری کے لئے تیار رہتے تھے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا تھا۔ "وَاِذْ نُوهِیْ اِلَآ اَدَاۤءُ شُكْرِہٖ" کام کرو اے داؤد کے گھروالو احسان بان کرو۔

جب یقیناً کا تخت حضرت آصف بن برخیا حضرت سلیمان کے سامنے آنکھ کے جھینکے میں اٹھا لائے تو فرماتے گئے کہ یہ اللہ کا فضل ہے کہ میرے رفیق اس درجہ کو پہنچ گئے ہیں۔ چونکہ صحابی کی کرامت اُس کے نبی کا مجبور اور اُس کے اتباع کا ثمرہ ہوتا ہے اس لئے حضرت سلیمان پر اس کی شکر گزاری عائد ہوتی۔

شکر گزاری کا نفع شاکر ہی کو پہنچتا ہے۔ کہ دنیا و آخرت میں مزید (انعامات) مہذول ہوتے ہیں

نا شکری کرے گا تو خدا کا کیا نقصان۔ وہ ہمارے شکریوں سے قطعاً بے نیاز اور بذاتِ خود کامل الصفات اور منبع الکمال ہے۔ ہمارے کفرانِ نعمت سے اس کی کسی صفت کالمابہ میں کمی نہیں آ جاتی۔ یہ بھی اس کا کرم ہے کہ ناشکروں کو فدا سزا نہیں دیتا۔ ایسے کریم کی نا شکری کرنے والا پرلے درجہ کا بے حیا اور احمق ہے۔ حق تعالیٰ اپنے فضل سے اگر عذاب میں تاخیر کرتا ہے تو چاہئے تھا اس جہلت کو فہمیت سمجھتے اور اُس کی مہربانی کے شکر گزار ہو کر ایمان و عملِ صالح کا راستہ اختیار کرتے۔ لیکن وہ اس کے خلاف نا شکری کرتے اور اپنے منہ سے عذاب مانگتے ہیں۔

اَلْ دَاوُدُ كُوہم پر ہوا کہ ان غلبہ انسان انعامات و احسانات کا شکر ادا کرتے رہو۔ محض زبان سے نہیں بلکہ عمل سے وہ کام کرو۔ جس سے حق تعالیٰ کی شکر گزاری ٹپکتی ہو۔ بات تو یہ ہے کہ احسان تو خدا کم و بیش سب پر کرتا ہے۔ لیکن پورے شکر گزار بندے بہت تھوڑے ہیں۔ جب تھوڑے ہیں تو قدر زیادہ ہوگی۔ "ثُمَّ بَدَاۤءُ عِبَادَہٗی الشُّكْرَ" لہذا کامل شکر گزار بن کر اپنی قدر و منزلت بڑھاؤ۔ کہتے ہیں کہ داؤد نے تمام گھر والوں پر اوقاتِ تقصیر کر دیئے تھے۔ دن رات کے چوبیس گھنٹوں میں کوئی وقت ایسا نہ تھا جب اُن کے گھر میں کوئی نہ کوئی شخص عبادتِ الہی میں مشغول نہ رہتا تو حضرت سلیمان چوبیس کی بات سمجھ کر حیران ہوئے اور فرطِ سرور و نشاط سے ادا کئے شکر کا جذبہ جوش میں آ کر اٹھ کھڑے اے اللہ! میں حیران ہوں تیرے انعاماتِ عظیمہ کا شکر یہ کسی طرح ادا کروں پس آپ ہی سے التماس کرتا ہوں کہ مجھے فورا شاکر بنا دیجئے۔ زبان سے بھی اور عمل سے بھی۔ اور اعلیٰ درجہ کے نیک بندوں یعنی انبیاء و مرسلین میں محصور فرمائیے۔

حضرت ابراہیمؑ بھی خدا تعالیٰ کے احسانوں کا حق ماننے والے تھے۔ "شَاكِرًا لِّرَحْمَۃِ رَبِّہٖ اِبْرٰہِیْمُ" خدا کا کامل طبع و فرائدِ رواہ بندہ تھے جو ہر طرف سے ٹوٹ کر ایک خدا کا مورچہ تھے۔ وہ خدا کا شکر گزار بندہ تھا۔ تم سخت ناپاس اور کفرانِ نعمت

کو بارز ہونے کا حکم دیں گے۔ تو تیسرے
نکلے گا۔ کہ قرآن مجید سے بے اعتنائی کیونکر
دور نہا کر کے اٹھایا جائے گا۔ بطور شہادت
قرآن مجید کی آیات رقم کی جاتی ہیں۔ ر
بَنَ الْاَحْزَنِ عَنْ ذِكْرِىٰ اَنْتَ لَمْ تَبْشُرْ
هَذَا وَ تَبَشَّرَ بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَلَمْ يَخْلُ
رَبِّ بِحَسْرَةٍ تَبَيُّ اَلَمْ يَخْلُ وَ هُوَ كُنْتُ بِحَسْرَةٍ
اَلَمْ يَخْلُ اَلَمْ يَخْلُ اَلَمْ يَخْلُ اَلَمْ يَخْلُ
اَلَمْ يَخْلُ اَلَمْ يَخْلُ اَلَمْ يَخْلُ اَلَمْ يَخْلُ
توضیح۔ اور جس شخص نے میرے ذکر سے
(قرآن مجید سے) منہ پھیرا تو میرے شک اس کے
ذکر کی کسی کی گمان ہے۔ اور قیامت کے دن اس
کو اندھا کر کے اٹھائیں گے۔ وہ کہے گا اے میرے
کو (دور نہا کر کے) اٹھایا گیا۔ مالا مال میں دنیا میں
پنا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اسی طرح ہی پہنچی
تھیں تجھے میری آیتیں۔ پھر تو نے ان کو بھلا
دیا۔ آج اسی طرح تو بھی بھلا جا رہا ہے۔

اور اس سبب و بصیر کے نزدیک دنیا میں بھی اُس کو ادھار شمار کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کو حق ماننے کی حجت نظر نہیں آتی چنانچہ تیرھویں پارہ کے نصف میں ارشاد ہے۔

اَقْبُوْهُ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَنْزِلْ اِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ اَلْحَقُّ مَعَكُمْ هُوَ اَخْبَاۤءُ اِلٰهِيْكُمْ كَذٰلِكَ اَلَا تَتَذَكَّرُوْنَ

ترجمہ۔ کیا یہ وہ شخص جو جانتا ہے۔ حقیقی پروردگار اُن سے گئی ہے تیری طرف تیرے رب سے وہ ٹھیک ہے۔ اُس جیسا کہ وہ ادھار حاصل کرتے ہیں۔ اس کے نہیں۔ عقد نہ نصیب حاصل کرتے ہیں۔ حاصل یہ بیکار کہ عذراۃ وغیرہ رسولوں کو بصیرت والا ہے کہ خداوند تعالیٰ کے نازل ہوا حکام کو ٹھیک سمجھے۔ اور جو ان میں شک لائے وہ ادھار ہے۔ یہ وہی نورِ حق پرست سے جو ابتداً ہر شخص میں موجود ہوتا ہے۔

سنائیچہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِدٍ إِلَّا يُؤَدُّ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَجْرَاهُ بِحَمْدِ اللَّهِ أَوْ يَصْرَافَ بِهِ أَوْ يَجْزَأَ بِهِ

۱۰۰
 ۱۰۱
 ۱۰۲
 ۱۰۳
 ۱۰۴
 ۱۰۵
 ۱۰۶
 ۱۰۷
 ۱۰۸
 ۱۰۹
 ۱۱۰
 ۱۱۱
 ۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰
 ۲۰۱
 ۲۰۲
 ۲۰۳
 ۲۰۴
 ۲۰۵
 ۲۰۶
 ۲۰۷
 ۲۰۸
 ۲۰۹
 ۲۱۰
 ۲۱۱
 ۲۱۲
 ۲۱۳
 ۲۱۴
 ۲۱۵
 ۲۱۶
 ۲۱۷
 ۲۱۸
 ۲۱۹
 ۲۲۰
 ۲۲۱
 ۲۲۲
 ۲۲۳
 ۲۲۴
 ۲۲۵
 ۲۲۶
 ۲۲۷
 ۲۲۸
 ۲۲۹
 ۲۳۰
 ۲۳۱
 ۲۳۲
 ۲۳۳
 ۲۳۴
 ۲۳۵
 ۲۳۶
 ۲۳۷
 ۲۳۸
 ۲۳۹
 ۲۴۰
 ۲۴۱
 ۲۴۲
 ۲۴۳
 ۲۴۴
 ۲۴۵
 ۲۴۶
 ۲۴۷
 ۲۴۸
 ۲۴۹
 ۲۵۰
 ۲۵۱
 ۲۵۲
 ۲۵۳
 ۲۵۴
 ۲۵۵
 ۲۵۶
 ۲۵۷
 ۲۵۸
 ۲۵۹
 ۲۶۰
 ۲۶۱
 ۲۶۲
 ۲۶۳
 ۲۶۴
 ۲۶۵
 ۲۶۶
 ۲۶۷
 ۲۶۸
 ۲۶۹
 ۲۷۰
 ۲۷۱
 ۲۷۲
 ۲۷۳
 ۲۷۴
 ۲۷۵
 ۲۷۶
 ۲۷۷
 ۲۷۸
 ۲۷۹
 ۲۸۰
 ۲۸۱
 ۲۸۲
 ۲۸۳
 ۲۸۴
 ۲۸۵
 ۲۸۶
 ۲۸۷
 ۲۸۸
 ۲۸۹
 ۲۹۰
 ۲۹۱
 ۲۹۲
 ۲۹۳
 ۲۹۴
 ۲۹۵
 ۲۹۶
 ۲۹۷
 ۲۹۸
 ۲۹۹
 ۳۰۰
 ۳۰۱
 ۳۰۲
 ۳۰۳
 ۳۰۴
 ۳۰۵
 ۳۰۶
 ۳۰۷
 ۳۰۸
 ۳۰۹
 ۳۱۰
 ۳۱۱
 ۳۱۲
 ۳۱۳
 ۳۱۴
 ۳۱۵
 ۳۱۶
 ۳۱۷
 ۳۱۸
 ۳۱۹
 ۳۲۰
 ۳۲۱
 ۳۲۲
 ۳۲۳
 ۳۲۴
 ۳۲۵
 ۳۲۶
 ۳۲۷
 ۳۲۸
 ۳۲۹
 ۳۳۰
 ۳۳۱
 ۳۳۲
 ۳۳۳
 ۳۳۴
 ۳۳۵
 ۳۳۶
 ۳۳۷
 ۳۳۸
 ۳۳۹
 ۳۴۰
 ۳۴۱
 ۳۴۲
 ۳۴۳
 ۳۴۴
 ۳۴۵
 ۳۴۶
 ۳۴۷
 ۳۴۸
 ۳۴۹
 ۳۵۰
 ۳۵۱
 ۳۵۲
 ۳۵۳
 ۳۵۴
 ۳۵۵
 ۳۵۶
 ۳۵۷
 ۳۵۸
 ۳۵۹
 ۳۶۰
 ۳۶۱
 ۳۶۲
 ۳۶۳
 ۳۶۴
 ۳۶۵
 ۳۶۶
 ۳۶۷
 ۳۶۸
 ۳۶۹
 ۳۷۰
 ۳۷۱
 ۳۷۲
 ۳۷۳
 ۳۷۴
 ۳۷۵
 ۳۷۶
 ۳۷۷
 ۳۷۸
 ۳۷۹
 ۳۸۰
 ۳۸۱
 ۳۸۲
 ۳۸۳
 ۳۸۴
 ۳۸۵
 ۳۸۶
 ۳۸۷
 ۳۸۸
 ۳۸۹
 ۳۹۰
 ۳۹۱
 ۳۹۲
 ۳۹۳
 ۳۹۴
 ۳۹۵
 ۳۹۶
 ۳۹۷
 ۳۹۸
 ۳۹۹
 ۴۰۰
 ۴۰۱
 ۴۰۲
 ۴۰۳
 ۴۰۴
 ۴۰۵
 ۴۰۶
 ۴۰۷
 ۴۰۸
 ۴۰۹
 ۴۱۰
 ۴۱۱
 ۴۱۲
 ۴۱۳
 ۴۱۴
 ۴۱۵
 ۴۱۶
 ۴۱۷
 ۴۱۸
 ۴۱۹
 ۴۲۰
 ۴۲۱
 ۴۲۲
 ۴۲۳
 ۴۲۴
 ۴۲۵
 ۴۲۶
 ۴۲۷
 ۴۲۸
 ۴۲۹
 ۴۳۰
 ۴۳۱
 ۴۳۲
 ۴۳۳
 ۴۳۴
 ۴۳۵
 ۴۳۶
 ۴۳۷
 ۴۳۸
 ۴۳۹
 ۴۴۰
 ۴۴۱
 ۴۴۲
 ۴۴۳
 ۴۴۴
 ۴۴۵
 ۴۴۶
 ۴۴۷
 ۴۴۸
 ۴۴۹
 ۴۵۰
 ۴۵۱
 ۴۵۲
 ۴۵۳
 ۴۵۴
 ۴۵۵
 ۴۵۶
 ۴۵۷
 ۴۵۸
 ۴۵۹
 ۴۶۰
 ۴۶۱
 ۴۶۲
 ۴۶۳
 ۴۶۴
 ۴۶۵
 ۴۶۶
 ۴۶۷
 ۴۶۸
 ۴۶۹
 ۴۷۰
 ۴۷۱

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: انہوں نے کہا: فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کوئی بچہ مگر پیدا کیا جاتا ہے فطرت (اسلام) پر پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی یا نصرانی یا آتش پرست بنا دیتے ہیں۔ گویا کہ جیسا ماحول ہو اسی لحاظ سے اس کی کمی بیشی اور نقصان کا دار و مدار ہے۔ جیسے آنکھوں کی بینائی سلب ہو جائے دنیا کی زندگی برباد ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کفر و شرک میں مبتلا ہو کر نور فطرت کے ختم ہو جانے سے حیات آخری بائبل برباد ہو جاتی ہے۔ جیسے مروا کہ چشم میں بینائی تو سرود ہوئی ہے لیکن کسی ظاہری غاصص کی وجہ سے بینائی میں فرق پڑ جاتا ہے یا بعض صورتوں میں کچھ بھی نظر نہیں آتا ہے۔ مثلاً موتیابند کے مریض کی تو ایسے موقع پر علاج معالجہ اور ایپرٹ کرانے سے نظر بحال ہو سکتا ہے اور بینائی حاصل ہونے کے بعد سورج اور چاند سیارگان بجلی۔ مرم بنتی بلکہ رات کو ایک دیا سلائی سلگانے سے پتہ چل سکتا ہے کچھلی اندھی کو فطری میں کون کونسی چیزیں پڑی ہوئی ہیں۔ اسی طرح اگر نور فطرت دل میں موجود ہو لیکن ظاہری ماحول کی وجہ سے قرآن مجید کی خلاف ورزی کرتا ہے۔ تو اس کے لئے کسی صاحبِ دل کی حاجت یا تلقین اس کے عالمِ باہنی کی تقریر و تدبیر اس کے دل میں نور فطرت کے جلا دینے کے لئے مویہ ہو سکتی ہیں۔ اور جس طرح ظاہری انسان کو دوپہر کے وقت گریہوں کے دلوں میں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ اسی طرح نور فطرت کھوئے ہوؤں کو کتاب اللہ کے نور کی روشنی معلوم نہیں ہوتی۔ سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَنْتَ اَعْلَمُ بِمَا نَحْمَدُكَ وَنُكْرِيكَ

(بقیت) ذکر الہی صفحہ ۱۸ سے آگے)

صلی اللہ علیہ وسلم کے عمل کا حال لوگوں نے
پرہیز کرتے ہوئے فرمایا آپ کا عمل دائمی تھا۔
جب کوئی عمل کرتے تو اس کو مستحکم
کرتے تھے۔ باری وچ کہتے تھے صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کو
اللہ تعالیٰ نے کسی عبادت کا عادی کر
دیا ہو اور وہ اس کو اتنی کمر چھوڑ دے
تو اللہ تعالیٰ اس سے بہت ناراض
ہوتا ہے۔ (دعایہ علوم البین باب دہم)
پیشہ منسوق وظائف اور اذکار کرنا
چاہئیں۔ جن کا ذکر قرآن مجید اور احادیث

خروجہ۔ برابر ہے اُن پر کیا ڈرائے تو اُن کو یا نہ ڈرائے نہیں بہان لائیں گے۔ غرضیکہ یہ اندام کی صحت سے بھی ایسے لوگ فیض نہیں حاصل کر سکتے ہیں کہ ابو جہل - ابو لہب اور عتبہ وغیرہ میں نہ ہدایت کے نور سے محروم ہی رہے۔ حالانکہ وہ حضورؐ کے قریب تر تھے۔ جبکہ اس مشعل ہدایت کی روشنی جہنہ - شلم - عجم اور عراق سے ہوتے ہوئے ساری دنیا میں پھیل گئی ہے۔ لیکن تاریخ شاہد ہے کہ بدغضب و کبر ہر نسل میں ہی عروج ہے عموماً اس دور میں اُن لوگوں کا فوہ نظر بحال ہے جو دیہات اور جنگلات میں بسنے والے ہیں۔ کیونکہ وہاں تک فرنگی تعلیم کا اثر نہیں پہنچا۔ جب ان لوگوں کو قرآن مجید کی آواز پہنچائی جائے تو لیلیک کہنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں۔ لیکن اُن کی نسبت شہری آبادی میں جو لوگ مغربی تہذیب کے شیدائی نظر آتے ہیں۔ اُن کے ذور فطرت کو جلا دینے کے لئے کئی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ان منجلیوں کو جب قرآن اور سنت رسولؐ کی طرف دعوت دی جائے تو سبکدوش کس کاٹے کھاتے ہوئے قرآن اور احکام کو غیر حذب و حیثیوں کا نظام اصل بتاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ یہ پُرانی تہذیب نئے ہندوؤں کے ہمارے نہیں ہے۔ تو کھاتے اور انٹر فائلے ہمارے انگریزی خال بنائے کو قرآن مجید کا حقیقی ادب کرنے اور اس میں غور و فکر کر کے چشم بصیرت حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا الہ العالمین تو اگر خواہی مسلمان زیستق نیست ممکن جز بفرمان زیستق

شتر لپٹ میں ملتا ہے۔ کیونکہ یہ سمیٹا
فیوضات اور برکات سے بھر پور ہیں۔ ان
کو چھوڑ کر غیر مسنونہ ذکر و اذکار پور
کار بند ہونا اچھا نہیں۔ اس بارے میں
مولانا احمد علی صاحب کی مکتوبہ ذیل جگہ
خوب ذہن نشین کر لیں۔

”لہذا اگر آپ قبولیت دیا اور جس
 الہیہ کے امید دار ہونا چاہتے ہیں۔ تو
 فقط اللہ تبارک کا ذکر کیجئے اور اسی
 مانگئے۔ جس الفاظ میں حضرت صلی
 علیہ وسلم نے اللہ تبارک کو یاد فرمایا
 ہے۔ ان الفاظ سے بہتر اور کوئی الفاظ
 یاد الہی کے لئے معزز اور مجرب

پیشوں کا صفحہ

عید الفطر

قاضی صلاح الدین صدیقی پراگھی

بچہ۔ رمضان شریف کے پورے روزے رکھنے کے بعد آج عید آ گئی ہے۔ شاید تمہیں معلوم ہو۔ عید مسلمانوں کا بڑا تیوار ہے۔ عید کا بدلہ نام عید الفطر ہے۔ عید کے دن سب خوشی مناتے ہیں۔ اس کو بہت سے لوگ بیٹھی عید بھی کہتے ہیں۔ عید پر ہر شخص مسرور نکل آتا ہے۔ عید گاہ جانے سے پہلے بچے سے لے کر بوڑھے تک سب اچھے سے اچھے دوسرے ہنستے ہیں۔ اور خوشبو لگاتے ہیں۔

عید سے پہلے رمضان آتا ہے۔ جس میں روزے رکھے جلتے ہیں۔ دن بھر نہ کھاتے ہیں۔ نہ پیتے ہیں۔ دن بھر خدا کی یاد کرنا اچھا سمجھا جاتا ہے۔ یہ عید بہت بزرگی والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض فرمائے ہیں ہر مرد اور عورت پر جن کی عمر بارہ سال ہو گئی ہو۔ اس کے لئے روزے رکھنے فرض ہیں۔ ان رمضان کے مہینہ میں رات کو سبیدوں میں زنجیر ہوتی ہیں۔ جس میں نہیں رکت پڑھی چلتی ہیں اور ان رکعتوں میں قرآن پاک کی تلاوت ہوتی ہے۔ غرض یہ عید عبادت کا مہینہ ہے۔ اس ماہ میں قرآن مجید نازل ہوا تھا۔ اس لئے اس میں عبادت کی کثرت ہے اور ان روزوں کی خوشی میں عید منائی جاتی ہے۔ شام کو سورج ڈوب جانے پر روزہ کھلا جاتا ہے۔ صبح ہونے سے پہلے سحری میں کچھ کھا لینا۔ گھر یا خرابا سے روزہ کھولنا سنت ہے۔ روزہ رکھنے سے ہر طرف کا فائدہ ہے۔ دن بھر بھوکے رہنے سے پیٹ صاف

ہو جاتا ہے۔ ایہوں کو یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ غریب دن بھر بھوکے رہ کر کس طرح اپنے دن کاٹتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خطبے میں ذکر ہے۔ جس شخص نے اس عید میں کوئی نیکی کی تو گویا اس کا عید کرنا ایسا ہے۔ جیسے اس نے کسی دوسرے عید میں فرض ادا کئے اور جس نے اس عید میں کوئی فرض ادا کیا۔ اس نے گویا اور عید میں ستر فرض ادا کئے۔ یہ صبر کا عید ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے۔ یہ وہ عید ہے۔ جس میں غریبوں کو اپنے کھانے پینے میں شریک کیا جائے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ ایک نیکی کے بدلے دس نیکی کا ثواب ملتا ہے۔ سات سو تک۔ مگر روزہ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس کا ثواب بیس اور بے اندازہ ہے۔ اگر خلاص اور صدق نیت سے بچا دوسے کیونکہ وہ میرے واسطے ہے اور میں بدلہ دوں گا اس کا جو چاہوں گا۔ اور جتنا چاہوں گا۔ اگرچہ یہ سب عبادتیں اللہ ہی کے واسطے ہیں۔ لیکن حق سبحانہ تعالیٰ نے روزے کو اپنے کرم سے ناس کیا۔ بچو! عید کا چاند دیکھنے کی سب کو خوشی ہوتی ہے۔ آخری روزہ فی شام کو لوگ میدانوں میں چاند دیکھنے جاتے ہیں جہت سے لوگ چھتوں پر چڑھ کر چاند دیکھتے ہیں۔ جب چاند دکھائی دے جاتا ہے۔ تو بڑی خوشی ہوتی ہے۔ اسی وقت سے عید کا سامان ہونے لگتا ہے۔ لوگ کپڑے ڈھیر دھرت کرنے لگتے ہیں اور سویرے ٹھانڈو کر صاف ستھرے کپڑے پہن کر نماز پڑھتے عید گاہ کو جاتے ہیں۔ قریب قریب ہر گھر میں گاؤں گاؤں سے آدمی آتے ہیں اور

چمڑے کا سامان

بولڈال۔ سوٹ کپس۔ ایچی کپس
فائیل بیک۔ فینسی ڈیزائن۔ ہینر شیک۔

عمدہ اور نئے ڈیزائن

بازار سے بارعایت نرغون پرنریہ فرامین
پنجاب لیدر سٹورز ۱۹۳ انارکلی لاہور

ایک ساتھ نماز پڑھتے ہیں اور کوئی رتبہ اور عہدہ نہیں دیکھا جاتا۔ اسلام کی نگاہ میں سب برابر ہیں۔ کتنی باتا غلط نظم جماعت ہوتی ہے۔ لاکھوں آدمی ایک ساتھ جھکتے ہیں۔ ایک ساتھ دو لڑائے جاتے ہیں اور یہ عمل بار بار ہوتا ہے۔ گویا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بجلی کی لاکھوں پتیلیاں ایک ساتھ روشن ہو جاتی ہیں۔ اور ایک ساتھ بجھ جاتی ہیں کتنا بڑا احترام اور رب انگیز نگاہ ہے جس کی ہم آہنگی اور وسعت اور قنواد دلوں پر ایک دھماکی کیفیت پیدا کر دیتی ہے۔ گویا اخوت کا ایک رشتہ ان تمام دلوں کو منسلک کئے ہوئے ہے۔

عید کی نماز کے بعد عید کا خلیہ پڑھا جاتا ہے۔ جس کا شگفتہ سنت ہے اس میں عید کے احکام بھی بیان کئے جاتے ہیں۔ اس کے بعد لوگ آپس میں ایک دوسرے سے عید شگفتے ہیں۔ اور مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ پھر رشتہ داروں کے یہاں عید ملنے جاتے ہیں۔

جو لوگ روزے رکھتے ہیں۔ وہ اپنے روزوں کی نیورت بھی کرتے ہیں جس کو فطرہ کہتے ہیں۔ جن کے پاس مال و جائداد ہے۔ وہ اپنے حساب کے مطابق نیورت کرتے ہیں۔ جس کو نزاکت کہتے ہیں۔ (دشکریہ الجہتہ)

فون ۲۴۰۶

حق کو لاہور

ریڈی میڈ کپڑوں کے لئے

ایچ۔ ایم حیات اینڈ سنز

ٹیلرڈ اینڈ ڈرائیئرڈ

149 انارکلی 45 دی مال لاکو

تشریف لائیں

پاکستان کاسٹائرنگ
بہترین اور سہل ترین کار کی نوکریاں
میں سے نرمی اور سہل
شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

پاکستان کے
پنجاب بسکٹ بال ٹیم
پنجاب بسکٹ بال ٹیم
پنجاب بسکٹ بال ٹیم

ٹاکا پتہ۔ ذینت + فون ۲۸۹۰-۲۸۹۵
ذینت بلڈ کا بہترین موت اور کھڑا
۹۰-۳۰-۳۰ اور ۲۰-۲۰-۲۰
کاسٹم بہترین کوئی دور میں
جو کہ کھڑے کی بازاری کوئی اور
بہترین بلڈ کا بہترین موت اور کھڑا
ذینت بلڈ کا بہترین موت اور کھڑا
پلاسٹکس کے لئے لائٹ پور

یابولر
میاں محمد ابرار
ریاستہ رود جرات

۴۵۹
۵۵۵۹
مشینات
ایسٹرن سٹیل انڈسٹریز
بادامی باغ
پہلکتان

چائے مارٹ
دھنی رام سٹریٹ انارکلی لاہور
اسٹورج کے لئے ڈیزائن کردہ
سٹورج کے لئے ڈیزائن کردہ

Elite Ink
Elite Ink
Elite Ink

خوش وضع
پائیدار
آرام دہ
آرژان
Servis
سروس
شوہز
بولڈال • موٹکیس • ڈائریکٹ کوٹ • تریال
نیزہ لیدر و کپڑوں میں مسٹر جس کی نوکریاں
سروس (پاکستان) رجسٹرڈ
ٹر - TRAVELKIT
۴۱۶۱

عید کے موقع پر
ایشیا کا بھترین سینٹ و تیل
سپرٹ و الکوحل سے پاک
رنگ کا مینیر
تختہ دینے کے لئے اور اپنے گھر کے
استعمال کیلئے آج ہی خرید کر لیجئے
اس کی ۲۰ (بیس لکھ) سے زائد نشیماں ہر
سال فروخت ہوتی ہیں
صرف رنگ مینیر کے نام سے مانجئے
بالوں کے لئے تیل • پکڑوں کے لئے سینٹ
رنگ مینیر ریفریمری مینیر ۳ نیت ڈو لاہور